مختصر سیرت

حبیب خدا ﷺ

ترجمہ

رسالۃ فی ذکر النبیؐ ومولدہ

تالیف

کمال الدین محمد بن علی الدمشقی ابن زملکانی المتوفی 727ھ

ترجمہ، تعلیق، تشریح، تقدیم

ابو صفوان حضرت مولانا

ڈاکٹر عبدالغنی طارق لُدھیانوی مدظلہ

فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

مدیر واستاذ حدیث

جامعہ حمیر اللبنات علامہ اقبال ٹاؤن رحیم یارخان

ناشر

مکتبۃ الحمیراء

متصل جامعہ حمیر اللبنات علامہ اقبال ٹاؤن رحیم یارخان

موبائل: 0300-9679230

مختصر سیرت

حبیب خدا ﷺ

ترجمہ

رسالۃ فی ذکر النبی ومولدہ

تالیف

ابو صفوان حضرت مولانا

ڈاکٹر عبدالغنی طارق لدھیانوی مدظلہ

فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

مدیر و استاذ حدیث

جامعہ حمیرا للبنات علامہ اقبال ٹاؤن رحیم یارخان

ناشر

مکتبۃ الحمیراء

متصل جامعہ حمیرا للبنات علامہ اقبال ٹاؤن رحیم یارخان

موبائل: 0300-9679230

ضابطہ

★★★★★★

بغیر کسی تبدیلی کے طباعت کی عام اجازت ہے

نام کتاب .... حبیب خدا ﷺ

تالیف .... ڈاکٹر عبد الغنی طارق لدھیانوی مدظلہ

کمپوز باہتمام .... طوبیٰ ارشاد

تاریخ طباعت .... مارچ 2026

پیش لفظ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و صحبہ اجمعین

أما بعد: وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ

اس حقیر فقیر کی رب کریم کے فضل سے یہ سعادت ہے کہ جس نے میری زبان اور قلم کو یہ شرف بخشا کہ وہ افضل الکائنات، سید ولد آدم، وجہ تخلیق کائنات کی سیرت سے مزین ہوئے اور آپ کی محبت والفت سے میرے سینہ کو وسعت دی۔

درود و سلام ہو اس ذات اقدس پر جو غروب سے محفوظ ہے اور ان نجوم ہدایت بھی پر بھی جو بلاواسطہ یا باالواسطہ اس سورج سے فیض یاب ہوئے۔

ایک عرصہ سے سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے لکھنے میں سستی در سستی ہو رہی تھی، اللہ تعالی مجھ کو معاف فرمائے۔

بحمد اللہ اس مہینہ میں بندہ کی یہ دوسری کتاب ہے جو سیرت کے موضوع پر مرتب کی گئی بلکہ بندہ نے قدیم اہل علم کی سیرت پر لکھی جانے والی عربی کتب ہی کو ترجمہ کر کے نشر کرنے کو اپنے لیے ذریعہ نجات سمجھا۔ اسلئے پہلی کتاب، شیخ عبد الغنی المقدسی المتوفی ۶۰۰ھ کی تصنیف: سیرۃ النبی و عشرہ مبشرہ کا ترجمہ بنام مختصر سیرت تاجدار مدینہ کے نام سے ترجمہ کیا اور یہ دوسری کتاب علامہ کمال الدین محمد بن علی زملکانی المتوفی ۷۲۷ھ کا رسالۃ فی ذکر النبی ﷺ و مولدۃ کا ترجمہ، جسکا نام مختصر سیرت حبیب خدا تجویز کیا۔

مصنف کتاب نے اس میں بہت نایاب باتیں نقل کی ہیں، خصوصا آپ ﷺ کی

خصوصیات کی فہرست بڑی عمدہ ہے، اللہ تعالی قبول فرمائے، ذریعہ نجات پائے، نافع بنائے، میری سب کتب کے مطبوع ہونے کے اسباب پیدا فرمائے۔

طالب دعاء

ڈاکٹر عبد الغنی طارق لدھیانوی

۲۹ شعبان ۱۴۴۷ء

۲۰۲۶/۰۲/۱۸

حالات مصنف

نام محمد

والد کا نام علی

کنیت ان کی کنیت ابو المعالی اور ابو المکارم ہے۔

لقب ان کا لقب کمال الدین ہے۔

نسب نامہ:

محمد بن علی بن عبد الواحد بن عبد الکریم بن خلف ابن سلطان بن احمد بن خلیل بن عبد اللہ بن محمد بن احمد بن عبد اللہ بن یحیی بن المنذر بن خالد بن عبد اللہ بن خالد بن ابی دجانہ سماک بن خرشہ الصحابی الانصاری (کذا فی طبقات الشافعیہ لابن قاضی شھبہ)۔

☆ یہ سماکی، کی نسبت سے بھی مشہور ہیں صحابی رسول سماک کی طرف نسبت کرتے ہوئے

☆ اور ابن زملکانی کی نسبت سے بھی مشہور ہیں، زملکان نام کی دو بستیاں ہیں (۱) بلخ میں (۲) دمشق میں۔

سن پیدائش:

کمال الدین زملکانی کی پیدائش ۸ شوال بروز سوموار ۶۶۷ھ میں ہوئی۔

پرورش اور تعلیم:

ابن زملکانی علم اور علماء کے گھر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے جد اعلی کمال الدین

عبدالواحد زملکا، کے خطیب تھے اور بڑے صاحب علم اور فاضل تھے، اپنے زمانہ میں حلب اور صرخد کے عہدہ قضا پر فائز تھے اور ۶۵۰ھ میں دمشق میں وفات پائی۔

☆ آپکے والد علاؤالدین عبدالواحد بن عبدالکریم بن خلف مدرسہ امینیۃ دمشق میں مدرس تھے۔ انہوں نے ۶۹۰ھ میں دمشق میں وفات پائی۔

☆ مصنف کے ایک چچا احمد بن عبدالواحد بن عبدالکریم بڑے فقیہ اور مؤرخ تھے۔ ۶۹۹ھ میں وفات پائی اور آپکے دوسرے چچا علی بن عبدالواحد بن عبدالکریم (وہ بھی بڑے عالم فاضل تھے) انھوں نے ۶۹۰ھ میں وفات پائی۔

☆ صاحب کتاب کے بہت سارے بیٹے تھے ان میں سے ایک تقی الدین عبدالرحمن بن محمد بن عبدالواحد جو اپنی والدہ کے ساتھ رہتے تھے۔ جنکی وفات ۷۳۹ھ میں ہوئی۔

سماعت حدیث:

انہوں نے اہل علم کی ایک جماعت سے علم کو پڑھا اور خود طلب حدیث کے لیے نکلے اور اپنے ہاتھ سے بڑے بڑے رجسٹر لکھے اور علم فقہ تاج الدین فزاری سے پڑھی اور علم اصول بہاؤالدین بن ذکی اور صفی الھندی سے پڑھی اور علم نحو بدرالدین بن مالک سے حاصل کی اور فن خطاطی نجم الدین بن بصیص سے سیکھی۔ اسی طرح انھوں نے حدیث ابن علان سے اور فخر علی اور ابن الواسطی اور ابن القوّاس سے حاصل کی اور علم عربیت شیخ بدرالدین ابن مالک اسی طرح انھوں نے قاضی القضاۃ شہاب الدین الخُوَیی اور قاضی بہاؤالدین ابن ذکی اور شمس الدین

ایکی سے اور صفی الدین ہندی سے اور یوسف بن مجاور سے بھی علوم حاصل کئے۔

عہدے / مناصب:

شیخ کمال الدین بڑے بڑے عہدوں پر فائز رہے۔ ان میں سے حلب کے عہدہ قضا پر فائز رہے وہ احکام قضاء میں بڑے سخت تھے۔ علامہ صفدی کہتے ہیں جب شیخ کمال الدین کو حلب کا قاضی بنایا گیا تو انھوں نے حلب والوں پر بڑی سختی کی بادشاہ کے نائب امیر علاؤ الدین طنبغہ نے کہا اے قاضی آپ ہمارے ساتھ ایسا معاملہ کیوں نہیں کرتے جیسا کہ آپ سے پہلے قاضی زین الدین کیا کرتے تھے اس پر انہوں نے فرمایا کہ وہ اپنے عہدہ قضا کے ختم ہونے سے ڈرتے تھے تاکہ ان کی مدت قضا زیادہ سے زیادہ ہو جائے اور اگر آپ مجھے معزول بھی کر دیں تو کل صبح میرے دروازے پر طلباء اور شاگرد اور استفادہ کرنے والوں کا اتنا ہی مجمع ہو گا جتنا آج میرے قاضی ہونے کے دنوں میں ہے۔ نائب امیر نے کہا کہ آپ سچ کہتے ہیں اور قاضی صاحب اپنے معمول کے مطابق عمل کرتے رہے تا آنکہ امیر نے انہیں معزول کر دیا لیکن ان کے علمی مقام میں کوئی فرق نہ آیا اور بھی مختلف موقعوں پر مختلف عہدوں پر فائز رہے۔

کمال الدین کے چند اساتذہ کرام:

أخذ ابن الزملكانى عن جمع كبير من العلماء منهم:

۱۔أبو الغنائم المسلم بن محمد بن المسلم بن المكى ابن علّان الدمشقى المتوفى سنة (٦٨٦ھ)

۲۔شيخ العربية بدرالدين محمد بن محمد بن عبدالله بن مالك الطّائى المتوفى

سنة (٦٨٦هـ)

۳۔أبوالفضل بهاء الدين يوسف بن يحيى بن محمد بن على بن محمد القرشى المعروف بابن الزكى المتوفى سنة (٦٨٥هـ)

۴۔تقى الدين أبو إسحاق إبراهيم بن أحمد بن فضل ابن الواسطى المتوفى سنة (٦٩٢هـ)

۵۔صفى الدين أبو عبدالله محمد بن عبدالرحيم بن محمد الأرموى الهندى المتوفى سنة (٧١٥هـ)

٦۔ناصر الدين أبو حفص عمر بن عبدالمنعم بن عمر الطائى ابن القوّاس المتوفى سنة (٦٩٨هـ)

۷۔تاج الدين ابو محمد عبدالرحمن بن إبراهيم بن سباع الفزارى ابن الفركاح المتوفى ٦٨٠ھ

کمال الدین کے چند معروف تلامذہ:

۱- شمس الدين محمد بن أحمد بن قايماز التركمانى المعروف بالذهبى المتوفى سنة (٧٤٨هـ)

٢- عماد الدين أبوالفداء إسماعيل بن عمر بن كثير بن ضو بن كثير الدمشقى المتوفى سنة (٧٧٤هـ)

٣- صلاح الدين أبو سعيد خليل بن كيلكلدى الشافعى المتوفى سنة (٧٦١هـ) (وكان كثير التعظيم له)

۴- صدرالدين ابو عبدالله محمد بن أبى بكر بن عياش بن عسكر ابن

الخابوری المتوفی سنة (٧٦٩ھ)

٥- محمد بن عمر بن محمد بن الخباز الحلبي المتوفی سنة (٧٥٢ھ)

٦- بهاء الدین أبو المعالی محمد بن علی بن سعید المعروف بابن المشهد المتوفی سنة (٧٥٢ھ)

شیخ کمال الدین کی سیرت وصورت:

ان کی شکل وصورت بہت اچھی تھی اور ان کی شکل وصورت حیرت انگیز تھی ان کی شکل وصورت بہت خوبصورت اور کامل تھی۔ ان کے سفید بال اسلام کے نور سے منور تھے۔ ان کے رخساروں سے گلاب کے پھول اٹھائے جاسکتے تھے ان کا عقیدہ پختہ، مضبوط اور اشعری تھا ان کے فضائل بے شمار تھے اور ان کی خوبیاں بے شمار تھیں وہ سخاوت کے مالک تھے بلند ہمت تھے بہت زیادہ وجیہہ تھے ان کی گفتگو میٹھی، فصیح اور خوشگوار تھی جس نے بھی ان کو دیکھا اسے ان سے محبت ہو جاتی تھی وہ دل سے قریب اور ان پر بوجھ نہیں ہوتا تھا۔ کسی نے بھی ان سے بڑا سخی اور ان سے زیادہ باہمت کھانے اور پینے میں ان سے زیادہ زینت اختیار کرنے والا نہیں دیکھا وہ اپنے شاگردوں کی تعریف و توصیف کیا کرتے تھے اور اپنے شاگردوں میں سے کبھی کسی پر عیب نہیں لگایا اگر وہ اپنے کسی طالب علم کو کند ذہن سمجھتے تو اسے کسی اور استاد کے پاس بھیج دیتے اور اگر کسی طالب علم کو ہنر مند دیکھتے ماہر دیکھتے تو اسکو اپنے قریب کرتے اور اسکے فن کا اعتراف کرتے اور اس کی مدد کرنے کی کوشش کرتے اور اس کا مقام لوگوں کی نظروں میں بڑھاتے۔

ان کے علمی مقام اور علو مکان اور ان کے حلقات درس اور تیزی ذہن کا علماء نے

اقرار کیاہے۔وہ فقہ کے متون سے پوری طرح باخبر تھے۔مذہب اور مذہب کے اصولوں میں پوری بصیرت رکھتے تھے۔ عربیت میں بڑے مضبوط تھے بڑے ذہن، صحیح الذہن اور صاحب رائے تھے۔امام الحرمین کی النہایہ کا درس دیتے تھے اپنے زمانہ میں اپنے مذہب کے سردار تھے بہت عمدہ بیان اچھی تقریر صاف ستھری عبارت اور جمیع صفات سے متصف تھے۔

مصنف کی تصانیف:

۱- شرح قطعة كبيرة (جَيِّدة) من (منهاج الطالبين)
وتسمى (التعليق على مواضع من كتاب المنهاج)
۲- العمل المقبول في زيارة الرسول رد فيها على شيخ الإسلام ابن تيمية
۳- تفضيل الملك على البشر
۴- عجالة الراكب فى ذكر أشرف المناقب
۵- نهاية التأميل في أسرار التنزيل
۶- شرح الأحكام الصغرى لعبد الحق الإشبيلى
۷- ترتيب كتاب الأمّ للشافعى
۸- رابع أربعة نظماً ونثراً
۹- التبيان
۱۰- تحقيق الأولى من أهل الرفيق الأعلى
۱۱- المنهاج في تعلق الإيلاج
۱۲- شرح فصوص الحكم لابن عربى

١٣- الدرة المضية في الرد على ابن تيمية طبع منسوباً للتقي السبكي!

١٤- قصيدة في مدح النبى ﷺ

١٥- مسألة في الفقه الشافعى

١٦- فتاوى سئل عنها

١٧- عمدة الطالب المجازى بترجمة الشيخين أبى عبدالله محمد بن أحمد الخويبى وأبى إسحاق إبراهيم بن على الشيرازى-

١٨- البرهان الكاشف عن إعجاز القرآن

١٩- دلائل الإعجاز

٢٠- كتاب في أصول الفقه

٢١- شرح الأحكام الصغرى في الحديث

٢٢- ترتيب (الأم) للشافعى

٢٣- فتوى عن الاجتهاد والتقليد

٢٤- فتوى عن إفراد الحج

وفات:

مصر جاتے ہوئے راستہ میں مقام بلبیس میں ۷۲۷ھ ۱۶ ر مضان کو وفات پائی اور وہاں سے ان کی میت کو قاہرہ لیجایا گیا اور امام شافعی کے مزار کے بالکل پڑوس میں ان کو دفن کیا گیا۔ اللهم **اغفره وارحمه**

حبیب خدا کا نسب نامہ

سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب نامہ کے بارے میں صاحب کتاب علامہ زملکانی فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا نسب نامہ یہ ہے۔

ابو القاسم، محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ھاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فھر بن مالک بن النضر بن **کنانۃ بن خزیمۃ بن مدرکۃ** بن اِلیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان [اس قدر نسب نامہ پر سب کا اتفاق ہے، امام محمد بن حیویۃ نے بھی اسی پر اجماع نقل کیا ہے، امام بخاری نے بھی اپنی صحیح میں یہیں تک نقل کیا ہے، ابن ناصر الدین نے اپنی کتاب جامع الآثار میں لکھا ہے **لا یختلفون فیہ ولا یعرفون فیہ خلافا**، نیز لکھتے ہیں تمام نسب بیان کرنے والے عدنان تک ہی صحت کے قائل ہیں] عدنان تک نسب نامہ باسند صحیح ثابت ہے، عدنان کے بعد ناموں میں اضطراب ہے۔

☆ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بسند صحیح یہی ثابت ہے کہ آپ ﷺ یہیں تک بیان کیا کرتے تھے، اس سے آگے نہ بڑھتے تھے۔

☆ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے جب نسب عدنان تک بیان کیا تو فرمایا اس سے آگے نسب بیان کرنے والوں نے جھوٹ کہا یہ بات آپ ﷺ نے دو یا تین بار ارشاد فرمائی [یہی بات ابن سعد نے طبقات میں، ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں، دیلمی نے مسند فردوس میں، قسطلانی نے المواھب اللدنیۃ میں، خلیفہ بن خیاط نے طبقات میں، بلاذری نے انساب الاشراف میں یہی

نقل کیا ہے]۔

☆ یہی بات حضرت عبد اللہ بن مسعود سے اور حضرت عمر سے منقول ہے بسند صحیح کہ آپ ﷺ کا نسب نامہ عدنان تک ثابت ہے، اس سے اوپر ہم نہیں جانتے کہ وہ کیا ہے؟

☆ بہر حال آپ کے آباء اجداد کے نسب میں کوئی شک نہیں کہ انکا نسب پاک و مطہر تھا۔

☆ مسلم میں حضرت واثلہ بن اسقع سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے حضرت ابراہیمؑ کی اولاد میں حضرت اسماعیل کو چنا، حضرت اسماعیل کی اولاد میں بنی کنانہ کو چنا اور بنی کنانہ سے قریش کو اور قریش سے بنی ھاشم کو اور بنی ھاشم سے مجھے چنا۔ (یہ روایت مسند احمد، طبقات ابن سعد، ابن ابی شیبہ، ترمذی، الآحاد والمثاني، السنة، طبرانی کبیر میں بھی مذکور ہے)۔

☆ جامع الترمذی میں حضرت عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اللہ تعالی نے ساری مخلوق کو پیدا کیا، مجھے بہترین جماعت سے پیدا کیا پھر بہترین قبائل سے پھر بہترین قبیلہ سے پھر بہترین گھرانہ سے میں ان سب سے بہتر ہوں ذات کے اعتبار سے اور گھرانہ کے اعتبار سے۔

☆ الجامع الصحیح للامام بخاری میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بنی آدم کے بہترین زمانوں میں مبعوث کیا گیا ہوں (یعنی ہر زمانہ میں میرے آباء و اجداد زمانہ کے اعتبار سے لوگوں میں بہتر تھے) پھر سب سے بہتر وہ صدی تھی جس میں میں ہوں۔

☆ اور یہ بات کیونکر درست نہ ہو گی جبکہ آپ ﷺ جسد آدم میں روح پھونکنے

سے پہلے نبی تھے۔

☆ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے سوال کیا یا رسول اللہ آپکو نبوت کب ملی، فرمایا اسوقت جب آدم ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے (مسند احمد، طبرانی کبیر، ابن ابی عاصم في السنه، فریابی، القدر میں، آجری، الشریعۃ میں، طحاوی شرح مشکل الآثار میں، حاکم مستدرک میں لائے ہیں)

☆ جب آپ ﷺ اس وقت نبی تھے پھر پشت در پشت منتقل ہوتے رہے تو آپکے اجداد پاک باز نفیس، منزہ مذکی تھے ہر نقص سے، آپ ﷺ کی تعریف میں آپ ﷺ کے چچا عباس نے یہ شعر کہے ہیں۔

من قبلها طبت في الظلال وفي مستودع حيث يُخصفُ الوَرَقُ

ثم هبطت البلاد لا بَشَرٌ أنت و لا مضغة و لا علق

بل نطفة تركب[ق ٤أ] السفين وقد ألجم نَسْراً و أهله العرق

تُنقّلُ من صالب إلى رحم إذا مضي عالم بدا طبق

ابن جریر طبری [تاریخ الامم والملوک] نے ایک واقعہ نقل کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالی بخت نصر کے زمانہ میں اَرمیا بن حلقیا (نبی کی طرف) وحی بھیجی کہ آپ بخت نصر کے پاس جاؤ اور اسکو بتلاؤ کہ میں تجھے عرب پر مسلط کرونگا (یعنی فتح دونگا) آپ پہلے معدّ کو عمدہ سواری پر وہاں سے اٹھوالیں تاکہ اسے کوئی تکلیف نہ پہنچے کیونکہ اس کی پشت سے ایک محترم نبی آنا ہے جو نبوت کا دروازہ بند کردیگا، انکو شام لے آئیں تاکہ وہ بنی اسرائیل کے ساتھ پرورش پائے اور یہیں ٹھہرے کیونکہ اس کا نسب نامہ انکی کتب میں موجود ہے، بخت نصر مختلف علاقوں کو برباد کرتے ہوئے عرب پر حملہ آور ہوا تو معد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے

محفوظ رہا۔ پھر عرب سے عذاب ٹل گیا تو معدّ حجاز (عرب) واپس لوٹ آیا۔

والد گرامی:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد گرامی کا نام:

عبد اللہ بن عبد المطلب تھا، عبد المطلب کے دس بیٹے تھے۔ ایک روایت میں ہے، بارہ بیٹے تھے، ان میں حضرت عبد اللہ وہ تھے جنکو ذبح کرنے کی نذر مانی تھی، پھر انکے فدیہ میں سو (۱۰۰) اونٹ دیئے، یہیں سے قتل کی دیت سو اونٹ مقرر ہو گئی، دیت والا قصہ مشہور ہے [دیکھیں، تہذیب السیرۃ لابن اسحاق، طبرانی فی التاریخ، ابن ابی شیبۃ فی المصنف]

والدہ محترمۃ:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمۃ آمنۃ بنت وہب بن عبد مناف بن زھرۃ بن کلاب بن مرہ تھیں۔

حضرت عبد اللہ کا نکاح:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبد المطلب نے اپنے بیٹے عبد اللہ کا خطبہ ایک جگہ بھیجا، پھر اسی عورت کا نکاح ہو گیا، ایک عرصہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ رہے۔

پھر ایک دن قبیلہ خثعم کی ایک عورت کا نام فاطمۃ بنت مرۃ تھا، بعض نے کہا وہ قبیلہ اسدیۃ کی تھیں، اسکا نام رقیقہ بنت نوفل تھا، وہ ورقہ بن نوفل کی بہن تھیں، جو سابقہ آسمانی کتب کے علوم سے واقف تھیں وہ اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ خوبصورت سب سے زیادہ پاکدامن تھیں، اس نے عبد اللہ کے چہرہ میں نور

نبوت دیکھا تو پوچھا آپ کون ہیں؟ حضرت عبد اللہ نے تعارف کروایا، اس عورت نے کہا کہ آپ مجھ سے جماع کر سکتے ہیں اسکے بدلہ میں آپکو ایک صد (۱۰۰) اونٹ دونگی حضرت عبد اللہ نے اسکو دیکھا اور یہ شعر پڑھا:

أما الحرام فالممات دونه والحِل لا حِل فاستبينه

(ترجمہ) یہاں تک حرام کی بات ہے تو اس سے موت افضل ہے

جو چیز مباح ہے اس سے بچنے کی کوئی ضرورت نہیں تو اچھی طرح سمجھ لے

پھر حضرت عبد اللہ اپنی بیوی کے پاس آئے، اسکو سارا واقعہ اور اس عورت کا حسن و جمال بتلایا، اسکی پیش کش بھی بتلائی۔ پھر ایک دن حضرت عبد اللہ ادھر سے گزرے تو اس عورت نے کوئی خاص توجہ نہ دی، انہوں نے کہا جو تو نے پیشکش کی تھی تو اسکے لیے تیار ہے۔ اس نے کہا نہیں، پھر اس عورت نے پوچھا تو نے مجھ سے جدا ہونے کے بعد کیا کیا؟ فرمایا اپنی بیوی آمنہ بنت وہب سے جماع کیا، اس عورت نے کہا اللہ کی قسم میں تیری ساتھی نہیں ہوں۔ اسمیں شک نہیں، وہ تو اس دن میں نے آپ کے چہرہ پر نور نبوت دیکھا تھا، میں نے ارادہ کیا کہ وہ نور نبوت میرے اندر منتقل ہو جائے۔ مگر اللہ تعالی جہاں چاہتا ہے نور نبوت کو رکھتا ہے اور اللہ تعالی اسکو اشرف اور قابل احترام جگہ پر رکھتا ہے، جسکا جڑ (بنیاد) بھی اصل ہوا (یعنی پشت در پشت پاک دامن ہو) جیسا کہ اللہ تعالی نے قرآن میں فرمایا[اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَه] اللہ تعالی خوب جانتا ہے کہ اس نے نبوت کس کو دینی ہے۔

جب یہ خبر قریش کے جوانوں کو پہنچی تو اس عورت نے یہ اشعار کہے۔

إني رأيت مخيلة عرضت فتلألات بحناتم القطر

[ق٤٦أ] فلما بها نوراً يضيئ به ما حوله كإضاة الفجر
و رأيت سقياها حيا بلدٍ وقعت به و عمارة الفقر
و رأيتها شَرَفًا أَبُوءُ بِهِ مَا كُلُّ قَادِحٍ زَنْدِهِ يُورِي
لله مَا زُهْرِيَّةٌ سَلَبَتْ منك الذي اسْتَلَبَتْ وَمَا تَدْرِي

☆ اس عورت نے کہا میں نے اسکی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک نور دیکھا جو آسمان کی طرف بلند ہو رہا تھا۔

☆ حضرت آمنہ فرماتی ہیں جب مجھے حمل ہوا تو مجھے حمل یا کوئی بوجھ یا تکلیف محسوس نہیں ہوئی جیسا کہ عام طور سے عورتوں کو ہوتی ہے، بس صرف یہ ہے کہ مجھے حیض نہیں آتا تھا، پھر ایک دن نیند اور بیداری کی درمیانی کیفیت میں ایک شخص آیا اور مجھ سے کہا کہ تجھے معلوم ہے کہ تو حاملہ ہو گئی ہے؟ میں نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ اس نے کہا آپ اس امت کے سردار اور اس امت کے نبی سے حاملہ ہو چکی ہیں اور یہ پیر کا دن تھا۔ فرماتی ہیں کہ مجھے پھر یقین آیا کہ میں حاملہ ہوں، پھر جب ولادت کا وقت قریب آیا تو پھر وہی [فرشتہ] آیا اور مجھ سے کہا یوں کہو، میں اسکو احد الصمد کی پناہ میں دیتی ہوں ہر حاسد کے شر سے، [یہ بات ابن سعد نے طبقات میں، ابن الجوزی نے المنتظم میں، علامہ عراقی نے المورد الھنی میں نقل کی ہے لیکن اسکی سند بہت ضعیف ہے۔]

والد گرامی کا سفر شام اور وفات:

پھر حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب تجارت کی غرض سے ملک شام قریش کے ساتھ چلے گئے، پھر جب واپسی پر مدینہ منورہ سے گزرے تو وہ بیمار ہو چکے تھے۔

انہوں نے رفقاء سے کہا مجھے ادھر ہی چھوڑ دو بنی نجار کے پاس تم چلے جاؤ، انکے ساتھی مکہ مکرمہ لوٹ گئے اور عبدالمطلب کو انکی بیماری کی اطلاع دی، ادھر حضرت عبداللہ ایک ماہ بیمار رہ کر فوت ہوگئے، انہیں دار نابغہ میں دفن کر دیا گیا، ادھر حضرت عبدالمطلب نے اپنے بیٹے اور حضرت عبداللہ کے بھائی حارث کو خبر گیری کیلئے بھیجا، انہوں نے واپس جاکر اپنے والد کو اطلاع دی، انہیں بہت غم اور افسوس اور صدمہ ہوا۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بطن ماں میں تھے جیسا کہ مؤرخین کی ایک جماعت کی رائے ہے [السیرہ لابن اسحاق وابن سعد، یہی قول زیادہ صحیح ہے جیسا کہ مسلم کتاب الجھاد میں مذکور ہے] بعض کی رائے یہ ہے کہ آپ ﷺ پیدا ہو چکے تھے، سہیلی کہتے ہیں یہ صحیح ہے۔

☆ پھر آپ ﷺ کی پیدائش ہوئی، اکثر حضرات کی رائے یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ربیع الاول میں سوموار کے دن پیدا ہوئے، بعض حضرات نے اس بات پر اتفاق نقل کیا ہے لیکن سہیلی زبیر سے نقل کرتے ہیں کہ آپکی پیدائش رمضان کے مہینہ میں ہوئی، لیکن پہلا قول زیادہ مشہور ہے۔

اختلاف ایام ماضیہ:

اس بات میں اختلاف ہے کہ آپ ﷺ کی پیدائش ہوئی تو ربیع الاول کے کتنے دن گزر چکے تھے۔

۱۔ دو دن گزر چکے تھے [جیسا کہ ابن سعد نے ابن ناصر الدین سے نقل کیا ہے]

۲۔ آٹھ دن گزر چکے تھے [ابن حزم نے ابن عبد البر نے ابن جوزی نے]

۳۔ دس دن گزرے تھے [ابن سعد نے نقل کیا ہے]
۴۔ بارہ دن گزر چکے تھے [تہذیب السیرہ میں، کذا طبرانی نے تاریخ میں نقل کیا ہے]

نور کا ظہور:

ابن سعد وغیرہ نے نقل کیا ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو آپکے ساتھ ایک ایسا نور ظاہر ہوا جس سے مشرق اور مغرب روشن ہو گیا۔

گھر نور سے بھر گیا:

فاطمۃ بنت عبداللہ الثقیفیۃ [والدۃ عثمان بن ابی العاص] کہتی ہیں کہ میں ولادت کے وقت حاضر ہوئی تو دیکھتی ہوں کہ گھر نور سے بھرا ہوا ہے اور ستارے اسقدر نزدیک ہیں لگتا تھا کہ مجھ پر گر جائیں گے۔ [ابو نعیم في معرفۃ الصحابۃ، ابن سکن فی الصحیحۃ، جامع الآثار لابن ناصر الدین، بیھقی فی الدلائل النبوۃ]

آپ ﷺ مختون پیدا ہوئے:

طبرانی نے نقل کیا ہے کہ مسکراتے ہوئے پیدا ہوئے اور ختنہ شدہ پیدا ہوئے۔ [اسمیں علماء کا شدید اختلاف ہے کہ آپ ﷺ مختون پیدا ہوئے یا نہیں]

یہود کا چیخنا:

حسان بن ثابت کہتے ہیں میں لڑکا تھا نو سال کا قریب البلوغ میں نے ایک یہودی کو چیختے ہوئے سنا جو یہود کو آواز دے رہا تھا، جب سب یہود جمع ہو گئے انہوں نے

پوچھا کیا ہوا؟ اس نے کہا وہ ستارہ طلوع ہو گیا آج کی رات، جو احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیدائش کی علامت اور نشانی ہے۔ [ابن ھشام فی تہذیب سیرت و فی کتب اخری]

ابلیس کا چیخنا:

محدث کبیر بقي بن مخلد (اندلسی قرطبی) کہتے ہیں کہ شیطان چار دفعہ چیخا ہے۔

۱۔ جب اس پر لعنت کی گئی۔

۲۔ جب سورۃ فاتحہ نازل ہوئی۔

۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق کے وقت پیدا ہوئے تو ابلیس ساتوں آسمانوں کو پھاڑتا ہوا آیا لیکن جب عیسی علیہ السلام پیداء ہوئے تھے تو اسے تین آسمانوں سے روک دیا گیا تھا لیکن وہ چوتھے آسمان تک پہنچ جاتا تھا لیکن جب سید الانبیاء علیہ الصلواۃ والسلام کی پیدائش ہوئی تو وہ ساتوں آسمانوں سے روک دیا گیا اور شیطانوں پر شہاب ثاقب برسے۔

قریش کہنے لگے قیامت قائم ہو گئی، اسپر عتبہ بن ربیعہ نے کہا عیُّوق ستارہ کو دیکھو اگر اسپر بھی شہاب ثاقب برس پڑا تو سمجھو لو قیامت آگئی [امام سہیلي في الروض الأنف، ابوالشیخ في العظمة، ابو نعیم في الحلیة، ووکیع في التفسیر، ابن الأنباري في المصاحف کمافی در منثور]

☆ ایک روایت میں ہے اس نے ایک مٹھی مٹی سر پہ ڈالی پھر اپنا سر آسمانوں کی طرف اٹھایا، ایک شخص نے کہا کہ میں تم میں سب سے زیادہ ڈانٹ ڈبٹ کرنے والا ہوں، اگر یہ فال سچی ہے تو یہ پیدا ہونے والا ایک دن ساری زمین پر غالب ہو

جائیگا۔

☆ ایک روایت میں ہے جو نور آپ کی ولادت کے وقت نکلا تھا۔ اس سے ملک شام کے محلات اور بازار تک نظر آئے تھے یہاں تک کہ میں بُصریٰ کے اونٹوں کی گردنیں بھی اس روشنی میں دیکھ رہا تھا [ابن اسحاق فی السیرۃ، ابن عساکر فی تاریخ دمشق]

دعا ابراھیم علیہ السلام:

حضرت عرباض بن ساریہ نقل کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اللہ کا بندہ ہوں اور یہ بات لکھی گئی ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں، میں پہلی بات کی خبر دوں، میں اپنے باپ حضرت ابراھیم علیہ السلام کی دعاء حضرت عیسی علیہ السلام کی بشارت کا نتیجہ ہوں۔ میری ماں نے میری پیدائش کے وقت جو نور دیکھا تھا اسکی روشنی میں ملک شام کے محلات نظر آنے لگے تھے۔ [مسند احمد، ابن عساکر، المورد الھنی]

سن ولادت:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ عام الفیل میں ہوئی، یہی قول اکثر اہل علم کا ہے اور یہ قول زیادہ مشہور ہے۔ [ابن ابی شیبۃ کذا في البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر، وجامع الآثار لابن ناصر الدین، بعض روایات میں ہے کہ اسی دن پیدائش ہوئی، اسی دن بعث اظہار نبوت ہوا، اسی دن معراج ہوا، اسی دن ھجرت کی اور اسی دن وفات پائی]۔ اصحاب فیل کا قصہ مشہور ہے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی برکت سے وہ سب ہلاک ہوئے۔] (اور بیت اللہ محفوظ رہا)

☆ جب آپ ﷺ کے دادا نے آپ ﷺ کو ولادت کے بعد دیکھا تو بہت خوش ہوئے، آپ کی والدہ محترمہ نے اپنے سُسَر کو تمام احوال بتلائے جو پیدائش سے پہلے پیش آئے کیا کیا دیکھا، فرشتے کے آنے کی خبر، اس نے کیا کہا، اس نے یہ بھی کہا اسکا نام محمد رکھو، میں نے اسکا نام محمد رکھ دیا ہے [ابن سعد، الموارد الھنی للعراقی]

عرب میں یہ نام پہلے نہیں تھا:

امام سہیلی کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے یہ نام عرب نہیں جانتے تھے، مگر تین لالچی لوگ ایسے بھی تھے جنکے بچے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے بعد جلدی پیدا ہوئے تو انہوں نے اپنے بچوں کا نام محمد رکھ دیا۔

۱۔ محمد بن سفیان بن مجاشع

۲۔ محمد بن اُحیحۃ بن الجلّاح

۳۔ محمد بن حمران بن ربیعۃ [کذا فی الروض الأنف]

شیخ سہیلی نے صرف یہ تین نام ذکر کئے ہیں، لیکن بعض نے [قاضی عیاض نے شفاء میں، ابن فورک نے کتابہ الفصول میں کما فی الموارد الھني] پانچ نام ذکر کئے ہیں:

۴۔ محمد بن البکري

۵۔ محمد بن خزاعي

۶۔ محمد بن مسلمۃ الأنصاری

بعض نے کہا سب سے پہلے [آپ ﷺ کے بعد] جس بچہ کا نام رکھا گیا، وہ محمد بن

سفیان تھا، بعض کہتے ہیں اول جسکا نام رکھا گیا وہ محمد بن الیحمد ہے جو قبیلہ ازد سے تھا، پھر اللہ تعالی نے تکوینی طور پر ان سبکو جنہوں نے نام محمد رکھا تھا، دعوی نبوت سے محفوظ رکھا اور نہ کسی ایک نے دعویٰ کیا اور نہ ھی کوئی شک کیوجہ سے انکی طرف مائل ہوا، یہاں تک کہ معاملہ آپ ﷺ کیلئے واضح ہو گیا، ان میں سے کسی نے بھی جھگڑا نہیں کیا۔

ان لوگوں کے محمد نام رکھنے کیوجہ: ان بچوں کے والدین انکی پیدائش سے پہلے بعض وفود میں مختلف علاقوں کے ایسے بادشاہوں کے پاس گئے جو آسمانی کتب کا علم رکھتے تھے، ان بادشاہوں نے انکو خبر دی کہ ایک نبی آنے والا ہے، اسکا نام محمد ہو گا، انکی بیویاں حاملہ تھیں اسلئے ان لوگوں نے نذر مان لی کہ اگر ہمارے ہاں لڑکا پیدا ہو گا تو اسکا نام محمد رکھیں گے، پھر ان لوگوں نے اپنے بچوں کے نام محمد رکھ لیے [الروض الأنف امام سہیلی]

☆ محمد نام کا معنی ہے، جسکی بہت زیادہ تعریف کی جائے [کذا قال ابن القیم في جلاء الأفھام]

☆ احمد کا معنی ہے جو اپنے رب کی سب سے زیادہ تعریف کرے کیونکہ اس پر اللہ تعالی اسکو مقام محمود عطاء کریں گے، اللہ کی کثرت حمد کیوجہ اس سے قبل کسی کیلئے وہ مقام محمود نہیں کھولا گیا اور نہ عطاء کیا گیا یہی وجہ ہے کہ قیامت کے دن لواء الحمد آپ ﷺ کو دیا جائیگا اور یہی وہ نام ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان مبارک پر رہتا تھا [اور دیگر انبیاء کی زبانوں پر بھی یہی نام رہتا تھا۔ جیسا کہ توراۃ میں بھی تھا، زبور میں بھی تھا۔]

☆ اللہ تعالی نے آپ کا نام محمد اپنے نام سے بھی پہلے رکھا [جیسا کہ محمد رسول اللہ

میں] تاکہ دنیا و آخرت میں اسکی تعریف بار بار کی جائے [دھرائی جائے] پس وہ دنیا میں بھی محمود ہے اسکی دین قویم کیوجہ سے جو اسکو عطاء کیا گیا اور آخرت میں بھی محمود ہے کیونکہ شفاعت کا حق آپ ﷺ کو دیا گیا اور مقام محمود بھی آپکے لیے ہے۔

☆ پھر پہلے محمد ﷺ نہیں تھا، بعد میں اسکی تعریف شروع ہوئی لیکن احمد تھا، سب سے زیادہ تعریف کرنے والا کیونکہ وہ اپنے رب کی تعریف کرنے والا تھا۔ اسی وجہ سے اللہ تعالی نے اسکو رفعت اور شرف بخشا اور آسمانوں میں اسکا نام احمد رکھا گیا اور (دنیا میں) سب سے پہلے اسکا نام احمد حضرت موسیٰ اور حضرت عیسی کی زبان پر جاری ہوا، پھر اسکا نام محمد رکھا گیا جسکا وہ حقدار تھا تاکہ اسکی بار بار تعریف کی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ اس پر سورۃ الحمد نازل ہوئی (فاتحہ) اور یہ سورۃ خاص آپ ﷺ پر اتاری گئی اور کسی نبی پر نہیں اتاری گئی اور قیامت کے دن خاص طور سے لواء الحمد آپکو دیا جائیگا جس کے نیچے سب انبیاء ورسول ہونگے اور مقام محمود بھی آپ کیلئے خاص ہے اور تمام معاملات میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزت بخشی، الحمد کہنا ہر نعمت پر مہر لگانا ہوتا ہے، اسلئے آپ ﷺ آخری نبی خاتم الانبیاء ﷺ ہیں، پس یہ آپ ﷺ کے نام کے خاص خاص فائدے ہیں۔

☆ جب آپ ﷺ کے دادا نے آپ کا نام محمد رکھا اور اس سے بڑے خوش ہوئے تو آپ ﷺ کو لیکر بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے آپ ﷺ کیلئے (اللہ سے) پناہ مانگی اور آپ ﷺ کیلئے دعاء کی اور یہ شعر کہے

الحمد لله الذي أعطاني هذا الغلام الطيب الأردان
قد ساد في المهد على الغلمان أعيذه بالبيت ذي الأركان

حتى يكون بلغة الفتيان حتى أراه بالغ البنيان
أعيذه من كل ذي شنآن من حاسد مضطرب العيان
ذي همّة ليس له غنيان حتى أراه رافع اللسان
أنت الذي سميت في القرآن في كتب نابتة المباني
أحمد مكتوب على اللسان

☆ پھر آپ ﷺ کیلئے دودھ پلانے والی تلاش کی، یہ بھی کہا گیا ہے کہ سب سے پہلے آپ ﷺ کو **ثویبة** (ثوبیہ مشہور ہے) نے دودھ پلایا (حضور صلی اللہ علیہ وسلم انکا بہت اکرام و عزت کرتے تھے جب تک مکہ میں تھے، آپ ﷺ کی ھجرت کے بعد ابولہب نے اسے آزاد کر دیا تھا، انکے اسلام کے بارے اختلاف ہے، ۷ھ میں فتح خیبر کے بعد وفات پائی) حلیمہ سعدیہ کے آنے سے پہلے، ابولہب نے انکو آزاد کر دیا تھا۔

حلیمة سعدیة کا قصة:

حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب بیان کرتے ہیں کہ حلیمة بنت ابی ذویب السعدیة، جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی ماں ہیں، خود بیان کرتی ہیں، میں اپنے خاوند اور دودھ پیتے بیٹے کے ساتھ گھر سے نکلی، تاکہ دودھ پلانے کیلئے کوئی بچہ مل جائے۔ بنی سعد بن بکر کی اور عورتیں بھی تھیں، یہ سال قحط کا سال تھا، کوئی چیز کھانے کو نہ ملتی تھی، ہم اپنی اونٹی پر نکلے جو دودھ کا ایک قطرہ بھی نہ دیتی تھی، نہ میرا دودھ اترتا تھا اور نہ اونٹنی دودھ دیتی تھی، رات بھر ہم اپنے بیٹے کے ساتھ بھوک کیوجہ سے جاگتے رہے، ہم اسلئے نکلے تھے کہ تاکہ بارش ہو جائے اور خوش

حالی آجائے، ہم اپنی کمزور سواری پر نکلے وہ سواری اپنی کمزوری اور لاغرپن کیوجہ سے اسپر چلنا مشکل ہو گیا۔
جب مکہ پہنچ گئے تو بچے تلاش کرنا شروع کئے۔ ہر دایہ پر آپ ﷺ کو پیش کیا جاتا لیکن جب وہ یہ سنتی کہ یہ یتیم ہے تو چھوڑ دیتی کہ ہم تو خدمت کر کے اسکے والد سے انعام کی امید لیکر آئی ہیں۔ سب عورتوں نے (مکہ سے) بچہ لے لیا سوائے میرے، میں نے اپنے خاوند سے کہا کہ مجھے بچہ لئے بغیر جانا پسند نہیں [کیونکہ عورتیں مجھے کیا کہیں گی] چلو ہم اسی یتیم کو لے لیتے ہیں، میں نے کہا چلو بڑھو اور اسی کو لے لو۔ شاید اللہ تعالی اسمیں ہمیں برکت دے، پھر ہم گئے اور اس بچہ کو لیا جیسے ھی میں نے اسکو گود میں لیا، میرے پستان دودھ سے بھر گئے آپ ﷺ نے بھی سیر ہو کر پیا اور آپکے بھائی یعنی میرے بچہ نے بھی سیر ہو کر پیا اور وہ آرام سے سوئے حالانکہ اس سے پہلے وہ نہ سویا تھا، پھر میرا خاوند اونٹ کیطرف اٹھا وہ بھی دودھ بھرے کھڑی تھی، اس نے اسکا دودھ نکالا، سیر ہو کر ہم نے پیا، ایک روز میرے خاوند نے کہا اے حلیمہ اللہ کی قسم ہم نے بہت ھی بابرکت بچہ لیا ہے۔
پھر ہم مکہ سے واپسی کیلئے نکلے اپنے اونٹ پر سوار ہوئے اللہ کی قسم ہماری سواری نے سب قافلہ والوں کو پیچھے چھوڑ دیا، تا آنکہ وہ عورتیں مجھے پکار کر کہنے لگیں صبر کر آہستہ چل، کیا تو وہی نہیں جو سب سے پیچھے پیچھے رہتی تھی، اب کیا ہو گیا۔ میں نے کہا یہ اس بچہ کی برکت ہے۔ وہ کہنے لگیں پھر تو یہ بڑی شان والا ہے۔ پھر بنی سعد کی ایسی زمین تک پہنچے جو پہلے سب سے زیادہ خراب تھی (اب بہار آگئی تھی) لیکن اب میری بکریاں شام کو پیٹ بھر کر لوٹتیں۔ ھم خوب دودھ نکالتے اور پیتے

جبکہ دوسرے لوگوں کی بکریاں ایک قطرہ بھی دودھ نہ دیتی تھیں اور نہ دودھ انکے تھنوں میں ظاہر ہوتا تھا۔ (اوپر گزر چکا کہ یہ قحط سالی کا سال تھا۔ گھاس وغیرہ نہیں تھا)

☆ حتی کہ بکریوں والے اپنے چرواہوں سے کہنے لگے تم بھی اپنی بکریاں وہاں لیجایا کرو جہاں حلیمہ کی بکریاں چرتی ہیں، ہماری بکریاں بھوکی بے دودھ آتی ہیں حلیمہ کی بکریاں پیٹ بھر کر دودھ لے کر آتی ہیں۔ اسی طرح برکات میں اضافہ ہوتا رہاتا آنکہ دوسال کا عرصہ گزر گیا، وہ دوسال کا ہو گیا، اسکا دودھ چھڑا دیا گیا، وہ بڑا ہو گیا لیکن دوسرے بچوں جیسا نہیں، بلکہ جب دوسال کا ہوا تو زمین کھودنے لگ گیا یعنی کام کرنے لگا، ہم اس بچہ کو لیکر اس کی والدہ کے پاس مکہ میں آئے لیکن ہمارے دل چاہتے تھے کہ وہ ہمارے پاس مزید رہے کیونکہ ہم اسکی برکات دیکھ چکے تھے۔

میں نے اسکی والدہ سے کہا اگر آپ اسکو مزید ہمارے ساتھ رہنے دیں تا کہ یہ مضبوط ہو جائے موٹا تازہ ہو جائے، کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ مکہ کی آب و ہوا اسکے ناموافق نہ ہو جائے، میں یہ بات بار بار کہتی رہی تا آنکہ وہ اسپر تیار ہو گئیں اور انہوں نے اسکو ہمارے ساتھ لوٹا دیا۔

☆ ایک دن وہ اپنے رضاعی بھائی کے ساتھ گھروں کے پیچھے تھا، اسکا بھائی دوڑتا ہوا آیا مجھ سے اور اپنے والد سے کہا، وہ میرا قریشی بھائی، ابھی سفید کپڑوں میں ملبوس دو شخص آئے اسکو لٹا کر اسکا پیٹ چاک کیا۔

حلیمہ کہتی ہیں ہم جلدی سے اس کے پاس گئے دیکھا کہ آپ کھڑے ہیں تھوڑے غم زدہ پریشان ہیں رنگ بدلا ہوا ہے، کہتی ہیں میں نے پیار کیا، اسکے والد نے اپنے

ساتھ چمٹا لیا، حلیمہ کے خاوند نے پوچھا بیٹا کیا ہوا؟ آپ ﷺ نے فرمایا دو شخص سفید کپڑوں والے آئے تھے، مجھے لٹا کر میرا پیٹ چاک کیا اور اسمیں سے کوئی چیز تلاش کر رہے تھے، مجھے نہیں پتہ وہ کیا تھا۔

کہتے ہیں ہم واپس گھر لوٹ آئے، حلیمہ کہتی ہیں میرے خاوند نے کہا حلیمہ اسکو کوئی مصیبت پہنچ گئی ہے اسکو فوراً اس کے گھر پہنچاؤ اس سے پہلے کہ کوئی چیز ظاہر ہو جائے۔ کہتے ہیں ہم آپ ﷺ کو لے کر ان کی ماں کے پاس پہنچے، آپ ﷺ کی والدہ نے کہا اب کیوں واپس لے آئے ہو پہلے تو منتیں کر کے لے گئی تھیں، میں نے عرض کی آپکا بیٹا بڑا ہو گیا اور جو خدمت میرے ذمہ تھی وہ میں نے پوری کر دی، اب میں اسپر حوادث کا خوف کرتی ہوں ڈرتی ہوں، پس میں نے بچہ آپکے حوالہ کر دیا جیسا کہ آپکی چاہت تھی۔

☆ آپ ﷺ کی والدہ نے کہا نہیں سچ سچ بتلاؤ کیا ماجرا ہے؟ اور میں بتلائے بغیر آپکو نہ جانے دونگی، پھر خود کہنے لگیں کیا آپ پر شیطان کا خوف کرتی ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، فرمانے لگیں ہر گز نہیں، اللہ کی قسم شیطان اسکا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

میں عرض کیا پھر تو میرا یہ بیٹا بڑی شان و مرتبہ والا ہے؟ آپ مجھے کچھ بتلائیں؟ فرمانے لگیں، جب میں اس سے حاملہ تھی تو مجھ سے ایک ایسا نور ظاہر ہوا جس سے ملک شام کے شہر بُصریٰ کے محلات نظر آتے تھے اور ایام حمل میں مجھے کوئی بوجھ محسوس نہ ہوتا تھا، جب یہ پیدا ہوا تو ہاتھ زمین پر رکھے اور اپنا سر آسمان کی طرف بلند کیا، اسلئے آپ کامیابی کے ساتھ جاسکتی ہو، اسے چھوڑ دو [کذا فی مسند ابی یعلی وابن راھویہ في المسند، والطبرانی فی التاریخ، والطبرانی فی الکبیر، ابو نعیم فی

الدلائل و معرفۃ الصحابۃ وابن عساکر فی تاریخ دمشق و بیھقی فی الدلائل]

☆ صاحب کتاب لکھتے ہیں کہ ضرور اسمیں قیل و قال ہے، کیونکہ عرب بلا ضرورت اجرت پر دودھ پلانے کو پسند نہیں کرتے تھے۔ ہاں سردار لوگ جب انکے بچہ پیدا ہوتا تو وہ بطور تکریم و عزت کسی دودھ پلانے والی کے حوالہ کر دیتے تا کہ وہ عورت بھی مشغول رہے اور اسلئے بھی ایسا کرتے کہ دیہات کی پرورش میں فصیح اللسان ہوتے تھے، مضبوط قویٰ اور تندرست جسم والے ہوتے۔

آپ ﷺ کو نبوت کا علم کیسے ہوا

محدث ابن ابی الدنیا حضرت ابوذر سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپکو کیسے علم ہوا کہ آپ نبی ہیں؟ اور وہ کونسی چیز تھی جس پر آپ نے یقین کر لیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر میں وادی بطحاء میں تھا (مکہ میں) کہ میرے پاس دو فرشتے آئے، ایک زمین پر بیٹھ گیا، دوسرا آسمانوں و زمین کے درمیاں تھا۔ ایک نے دوسرے سے کہا کیا یہ وہی ہے؟ اس نے کہا یہ وہی ہے، پہلے نے کہا اسکا ایک بندے کے ساتھ وزن کرو تو میرا وزن بڑھ گیا، پھر دس سے وزن کیا گیا، پھر ایک سو کے ساتھ وزن کیا گیا۔ پھر ایک ہزار کے ساتھ وزن کیا گیا ہر دفعہ میرا وزن بڑھ جاتا۔

پھر ایک نے دوسرے سے کہا اسکا پیٹ چاک کر، اس نے پیٹ چاک کیا اور میرا دل نکالا، اس نے کچھ شیطانی اثرات اور جما ہوا خون نکال کر پھینک دیا۔ پھر ایک نے دوسرے سے کہا، اسکے دل کو یوں دھوئ جیسے برتن دھویا جاتا ہے، یوں دھوئ

جیسے کپڑا دھویا جاتا ہے، پھر اس نے کہا اسکے پیٹ کی سلائی کرو (بند کر دو) اس نے پیٹ بند کر دیا اور میرے کندھوں کے درمیان مہر نبوت ظاہر ہو گئی، جیسا کہ اب موجود ہے، پھر وہ چلے گئے، تمام معاملہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ (الھواتف لابن ابی الدنیا)

☆ مؤلف کتاب کہتا ہے کہ یہ روایت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دو طرح سے منقول ہے،

(۱) جس میں ہے کہ سونے کی پرات (ڈش) میں برف لائی گئی اس سے میرے دل کو دھویا گیا، یہ واقعہ حلیمہ سعدیہ کے پاس پیش آیا۔

(۲) دوسرے واقعہ میں ہے میرے دل کو زم زم سے دھویا گیا یہ معراج کی رات کا واقعہ ہے جس میں ہے سونے کا تھال (ڈش) لائی گئی جو ایمان اور حکمت سے بھرا ہوا تھا، اسے میرے دل پر انڈیل دیا گیا۔

☆ یہ دو الگ الگ واقعات ہیں، پہلا واقعہ بچپن کا ہے، جسمیں شیطانی اثرات اخلاق نامناسبہ سے دل کو صاف کیا گیا۔ اسلئے فرمایا پھر وہ مجھ سے چلے گئے گویا میں سارے معاملہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔

دوسرا واقعہ:

دوسرا واقعہ جوانی کا ہے [بڑھاپے کا کیونکہ چالیس سال بعد بڑھاپہ شروع ہو جاتا ہے] نبوت ملنے کے بعد جب اللہ تعالی نے آپکو حضرۃ القدس پر لیجانے کا فیصلہ کیا، وہاں صرف مقدس لوگوں کو لیجایا جاتا ہے۔ آپ کو وہاں لیجا کر نمازیں فرض کی گئیں اور آسمان کے فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھی، نماز کی شان اور مقام یہ ہے کہ

اسکے لیے بندہ اپنے ظاہر اور باطن کو پاک رکھے۔

☆ پہلی مرتبہ برف سے دھویا گیا تاکہ سینہ مبارک ٹھنڈا ہو جائے۔

☆ دوسری مرتبہ دل کو مضبوط کرنے کیلئے پاک صاف کیا گیا تاکہ حضرۃ القدس میں داخل ہوں اور اسمیں نماز پڑھ سکیں، اسلئے جبرئیل امین نے زم زم سے اسکو دھویا، زمزم وہ ہے جو اسکی ایڑھی سے پھوٹا تھا، وہ تھال (ڈش) سونے کا تھا کیونکہ اسمیں صفائی اور نفاست زیادہ ہوتی ہے، خالص پن زیادہ ہوتا ہے تاکہ آپ ﷺ کے دل میں بھرپور اخلاص کامل صفائی و نفاست جو ہر عیب سے پاک ہو بھر جائے۔

☆ سونا باقی دھاتوں سے زیادہ وزنی ہوتا ہے تاکہ دل مضبوط ہو اور زیادہ وزنی بات کو برداشت کی قوت حاصل ہو جائے۔ جیسا کہ فرمان خدا جل وعلاء ہے [اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا] ہم آپ پر ایک وزنی بات ڈالنے والے ہیں، یہی وجہ ہے حق کا وزن ترازوں میں زیادہ ہوتا ہے کیونکہ وہ ایمان سے بھرا ہوتا ہے، جس سے ایمان میں اور اضافہ ہوتا ہے۔

☆ سونے کی خصوصیات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اسکو آگ نہیں کھاتی، یہی خصوصیت قرآن پاک کی بھی ہے کہ آگ اسے نہیں جلاتی جیسا کہ حدیث شریف میں ہے اگر قرآن پاک کو کسی چمڑے میں رکھ دیا جائے تو اسکو آگ نہ چھوئے گی۔ [مسند احمد، ابوعبیدۃ فی فضائل القرآن، کذا فی فتوحات مصر، وکذا فی مسند الرؤیانی، والطبرانی فی الکبیر وغیرھم]

اسی طرح زمین سونے کو پرانا نہیں کرتی، نہ وہ اڑتا ہے اور نہ کثرت استعمال سے اسمیں نقص پڑتا ہے، اس میں تغیر کی کوئی طاقت نہیں رکھتا۔ وہ جنت کے برتنوں

میں سے ہے [جیسے کہ اس آیت سے واضح ہے يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّ اَكْوَابٍ اسمیں بھی اس طرف اشارہ ہے۔]

☆ بعض علماء وفقہاء سے سونے کے تھال [ڈش] سے ایک مسئلہ اخذ کیا ہے وہ یہ کہ قرآن پاک کو سونے سے مزین کرنا جائز ہے۔ [اگرچہ اس مسئلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے اس اختلاف کو آپ المهذب للشيرازي، المغنی لابن قدامہ، المجموع للنووی، بدائع الصنائع للكاساني وفتح القدیر لابن همام، البیان والتحصیل لابن رشد میں ملاحظہ فرمائیں]

☆ اور مہر نبوت میں اس طرف اشارہ تھا کہ وہ قیمتی چیز ہے اسلئے اس پر مہر لگائی گئی جیسا کہ قیمتی موتیوں سے بھرا برتن ہو تو اسپر مہر لگائی جاتی ہے (سیل بند کرنا) تاکہ کوئی تبدیلی نہ کر سکے، آپ ﷺ کے کندھوں پر جو مہر لگائی گئی (یعنی مہر نبوت) اسکی حکمت آپکی شیطانی وسوسوں سے حفاظت ہے کیونکہ ایسی جگہ سے شیطان بندے کے دل میں اثر اور وسوسہ ڈالتا ہے۔

☆ میمون بن مھران حضرت عمر بن عبد العزیز سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے اللہ تعالی سے دعا کی کہ مجھے دکھلایا جائے کہ شیطان کس طرح اور کس جگہ سے بندہ کے دل میں اثر انداز ہوتا ہے، اس کو ایک ایسا جسم دکھلایا گیا جس کا اندر باہر سے نظر آتا تھا اس کو یہ بھی دکھلایا گیا کہ مینڈک کی صورت میں اسکی سونڈ مچھر کی سونڈ کی طرح ہے، اسکے ذریعہ سے وسوسہ ڈالتا ہے لیکن اگر بندہ کو ذکر اللہ میں مشغول پاتا ہے تو ناکام لوٹتا ہے۔

☆ ابھی تک آپ ﷺ کی علامات نبوت ظاہر نہیں ہوئی تھیں اور وہ مسلسل آیات، نشان جنکو اللہ تعالی نے ظاہر کرنا ہے، وہ نجومیوں کی زبانوں سے نکلنا

شروع ہو گئیں، جنات نے انسان کو بتلانا شروع کر دیں اور پادریوں نے بیان کرنا شروع کر دیں، شیطانوں کو مار پڑنے لگ گئی شہاب ثاقب برسنا شروع ہو گئے۔

تاآنکہ اللہ تعالی نے چالیس سال کی عمر میں آپکو مبعوث کیا اور آپ ﷺ پر نبوت ختم کر دی۔

☆ اگر ہم آپ ﷺ کی علامات نبوت کو بیان کرنا شروع کر دیں اور وہ دین متین جسکو اللہ نے آپکے ذریعہ مکمل کرنا ہے تو اوراق تنگ پڑ جائیں گے،(یعنی اس تفصیل کا لکھنا ناممکن ہے۔)

کتب سیرت کا تذکرہ:

علماء کرام نے اس موضوع (سیرت رسول ﷺ) پر بہت عمدہ نفیس کتب لکھی ہیں لیکن وہ ان تمام خصوصیات کا احاطہ نہیں کر سکے جو اللہ تعالی نے آپکو دی ہیں اور یہ ممکن بھی نہیں ہے۔ خلاصہ بھی کافی ہے، حالات بھی اسی کا تقاضا کرتے ہیں، محشی نے چند کتابوں کے نام ذکر کئے ہیں

(۱) معالم رسول اللہ ﷺ، ابی الحسن محمد بن احمد بن البراء العبدی القاضی، المتوفی ۲۱۹ھ۔

(۲) اثبات النبوۃ النبی ﷺ، امام علي بن سهل ابن ربن الطبري، المتوفی ۲۴۹ھ۔

(۳) الحجۃ فی تثبیت النبوۃ، امام ابی عثمان الجاحظ، صاحب کتاب الحیوان الکبریٰ، المتوفی ۲۵۵ھ۔

(۴) امارات النبوۃ، ابراھیم بن یعقوب الجوزجانی، المتوفی ۲۵۹ھ۔

(۵) دلائل النبوۃ، امام ابی بکر جعفر القریابی، المتوفی ۳۰۱ھ۔

(٦) اعلام رسول اللہ ﷺ المنزلۃ علی رسولہ فی التوراۃ، عبد اللہ بن مسلم بن قتیبۃ الدینوری، المتوفی ٢٧٦ھ، اسکے علاوہ ہزاروں کتب اس عنوان پر لکھی گئی ہیں]

☆ مختصر یہ وہ محمد رسول اللہ ہیں، حضرت آدم علیہ السلام کی ساری اولاد کے سردار اور ان سب سے افضل ہیں بلکہ تمام مخلوق سے کیونکہ صحیح مذہب کے مطابق انبیاء کرام فرشتوں سے بھی افضل اور آپ ﷺ تمام انبیاء کرام سے افضل، تمام مخلوقات میں سے اکمل، اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو ساری کائنات میں خاص کیا، چنا، بلند مقام عطاء کیا۔ ارشاد باری تعالی لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِه وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ[آل عمران:١٦٤]

ترجمہ: حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا کہ ان کے درمیان انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کے سامنے اللہ کی آیتوں کی تلاوت کرے، انہیں پاک صاف بنائے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے، جبکہ یہ لوگ اس سے پہلے یقینا کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔

و قال تعالی لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ[التوبۃ:١٢٨]

ترجمہ: (لوگو!) تمہارے پاس ایک ایسا رسول آیا ہے جو تمہی میں سے ہے، جس کو تمہاری ہر تکلیف بہت گراں معلوم ہوتی ہے، جسے تمہاری بھلائی کی دھن لگی ہوئی ہے، جو مومنوں کے لیے انتہائی شفیق، نہایت مہربان ہے۔

و قال تعالی يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا﴿﴾ وَّ دَاعِيًا اِلَى

اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا[الأحزاب:۴۵-۴۶]

ترجمہ: اے نبی! بیشک ہم نے تمہیں ایسا بنا کر بھیجا ہے کہ تم گواہی دینے والے، خوشخبری سنانے والے اور خبردار کرنے والے ہو اور اللہ کے حکم سے لوگوں کو اللہ کی طرف بلانے والے اور روشنی پھیلانے والے چراغ ہو۔

وقال تعالیٰ وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ[الأنبياء:۱۰۷]

ترجمہ: اور (اے پیغمبر!) ہم نے تمہیں سارے جہانوں کے لیے رحمت ہی رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

☆ آپ تمام جہانوں کیلئے رحمت ہیں اور آپکو اللہ تعالی نے خاتم النبیین بنایا اور انکا امام بنایا، وہ سب کے پیشوا ہونگے، قیامت کے دن سب لوگ آپ ﷺ کے جھنڈے کے نیچے ہونگے۔

آپکی خصوصیات:

یہاں ہم آپ ﷺ کی چند خصوصیات ذکر کرتے ہیں۔

حدیث:۱

حضرت جابر سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا مجھے پانچ چیزیں عطاء کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں:

(۱) ایک ماہ کی مسافت سے رعب[دبدبۃ] سے میری مدد کی۔

(۲) ساری زمین کو نماز کی جگہ اور طہارت کی چیز بنادیا، جہاں نماز کا وقت ہو جائے بندہ وہیں نماز پڑھ لے۔

(۳) مال غنیمت کو میرے لیے حلال کر دیا گیا جو کہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے

حلال نہیں تھا۔

(۴) مجھے شفاعت (شفاعت کبری) حق دیا گیا ہے۔

(۵) سارے انبیاء اپنی اپنی قوم کیلئے مبعوث ہوئے اور مجھے ساری مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا۔ [بخاری و مسلم]

حدیث: ۲

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تمام لوگوں پر چھ چیزوں سے فضیلت دی گئی ہے۔

(۱) جوامع الکلم عطاء کئے گئے [الفاظ کم، معانی زیادہ]

(۲) رعب سے مدد [کی تفصیل گزشتہ روایت میں گزری]

(۳) مال غنیمت میرے لیے حلال کر دیا گیا۔

(۴) ساری زمین کو جائے نماز او پاک کرنے کی چیز بنا دیا گیا [تیمم کی اجازت]

(۵) مجھے ساری خلقت کیطرف مبعوث کیا گیا۔

(۶) مجھ پر نبوت ختم کر دی گئی۔ میں نیند میں تھا کہ زمین کے خزانوں کی چابیاں میرے ہاتھوں میں ڈال دی گئیں [مسلم]

حدیث: ۳

حضرت انس سے روایت کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگوں کو (قبروں سے) اٹھایا جائیگا سب سے پہلا قبر (شریف) سے نکلنے والا میں ہونگا، جب اللہ کی بارگاہ میں وفد جائیگا تو میں ان کا قائد ہونگا، میں لوگوں کی سفارش کرونگا جب انکو روک لیا جائیگا، جب لوگ ناامید ہونگے میں انکو خوشخبری سنانے والا

ہو نگا، عزت کی تمام چابیاں یوم قیامت کو میرے ہاتھ میں ہو نگی۔ حمد کا جھنڈا اس دن میرے ہاتھ میں ہو گا، میں اللہ تعالی کے ہاں ساری بنی آدم سے زیادہ مرتبے والا ہو نگا، میرے دائیں بائیں ایسے ایک ہزار خادم ہونگے گویا کہ سفید خوبصورت موتی [ترمذی، دارمی، بزار، ابو یعلی فی المعجم، ابو نعیم فی الدلائل، وفی مسند فردوس، دار قطنی فی العلل، بغوی فی شرح السنۃ]

حدیث: ۴

حضرت ابو ہریرۃ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہو نگا، سب سے پہلا سفارش کرنے، وہ جسکی سب سے پہلے سفارش قبول کی جائیگی۔ [مسلم]

حدیث: ۵

حضرت ابی بن کعب نقل کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میں انبیاء کرام کا امام و خطیب ہو نگا، میں سب سے پہلا سفارشی ہو نگا لیکن فخر نہیں کرتا [بلکہ اس پر شکر کرتا ہوں] [مسند احمد، ترمذی، مستدرک]

حدیث: ٦

حضرت ابو ھریرۃ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، سب سے پہلے میری قبر شق ہو گی [کھولی جائیگی] اور مجھے جنت کے لباس سے لباس پہنایا جائیگا، پھر میں عرش (رب) کے دائیں طرف کھڑا ہو جاؤنگا، ساری مخلوق میں سے کوئی بھی اس مقام پر کھڑا نہ ہو گا۔ (ترمذی، ابن السراج، اربعین الذھبی)

حضور ﷺ کی خصوصیات:

یہاں ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ خصال خصوصیات نقل کی ہیں۔ اب بعض دیگر انبیاء کرام کی خصوصیات نقل کرتے ہیں۔

خصوصیت:۱

اس پر اتفاق ہے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ دیگر انبیاء کرام سے افضل ہیں، ایک موقع پر ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں خطاب کیا: یَا خیر البَرِیّۃ آپ ﷺ نے فرمایا یہ مقام اور یہ فضلیت تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہے [مسلم]

خصوصیت:۲

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خاص فضلیت یہ ہے کہ وہ خلیل اللہ ہیں اور یہ خلیل والی صفت کے بارے میں آپ نے فرمایا اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو خلیل بناتا لیکن تمہارا نبی اللہ کا خلیل ہے اور آپ نے یہ بھی فرمایا یہ خلۃ محبت ہے، اسلئے وہ حبیب اللہ بھی ہیں، آپ خلیل اللہ بھی ہیں اور حبیب اللہ بھی ہیں۔[ابن قیم فی روضۃ المحبین]

خصوصیت:۳

ایک مرتبہ حضور ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے، صحابہ کرام بیٹھے بعض باتوں کا ذکر کر رہے تھے۔ ایک شخص نے کہا عجیب بات ہے کہ اللہ تعالی نے اپنی مخلوق میں سے بعض کو اپنا خلیل بنایا جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کو، کسی نے کہا اس سے

بھی زیادہ تعجب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کلام کرنے پر ہے کہ اللہ تعالی نے ان سے کلام کیا، بعض نے کہا اس سے عجیب تر یہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام اسکا کلمہ اور اسکی روح ہیں، ایک نے کہا کیا حضرت آدم سے زیادہ بھی کوئی عجیب بات ہے؟ کہ اللہ تعالی نے ساری مخلوق میں سے حضرت آدم کو پسند کر لیا، چن لیا، منتخب کر لیا۔ اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور آپؐ نے فرمایا میں نے تمہاری باتیں اور تمہارے تعجب کو سن لیا ہے۔

بیشک ابراھیم خلیل اللہ ہیں اور وہ اسکے حقدار ہیں اور موسیٰ نجی اللہ ہیں وہ اسی کے حقدار ہیں اور عیسی اسکی روح اور اسکا کلمہ ہیں اور وہ اسی شان کے حق دار ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالی نے چن لیا وہ اسی کے مستحق تھے۔

غور سے سنو، میں حبیب اللہ ہوں، کوئی فخر نہیں کرتا، لواء حمد قیامت کے دن میرے ہاتھ میں ہو گا، میں فخر نہیں کرتا، اللہ تعالی نے مجھے اولین اور آخرین کا سردار بنایا ہے لیکن فخر نہیں کرتا، میں سب سے پہلا سفارش کرنے والا اور وہ جسکی سفارش سب سے پہلے قبول کیجائے گی لیکن فخر نہیں کرتا۔ جنت کا دروازہ سب سے پہلا بجاؤنگا اور سب سے پہلے میرے لیے کھولا جائیگا، میرے ساتھ اسوقت فقر اور ایمان والے بھی ہونگے لیکن فخر نہیں کرتا [ترمذی، دارمی]

خصوصیت: ۴

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلیے بھی کلام کرنا ثابت، معراج کی رات اور وہ رویت کے تابع تھی کیونکہ اہل سنت کا صحیح مسلک یہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے [معراج کی رات] رب کریم کو دیکھا ہے، یہ بات احادیث سے ثابت ہے، ان

احادیث کا صحیح ہونا امام احمد بن حنبل سے ثابت ہے اور دیگر نے بھی انکی تصحیح کی ہے۔

☆ بعض حضرات نے فرمایا کہ حضرت عائشہ نے رویت کا انکار کیوں کیا، فرمایا: اپنے شوہر کے بیان کیوجہ سے۔

☆ آپ ﷺ کی خصوصیات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالی نے دیگر انبیاء کرام کو انکے ناموں سے مخاطب کیا [پکارا] مثلا یا آدم، یا نوح، یا موسی، یا عیسی، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے نام سے مخاطب کبھی نہیں کیا بلکہ مختلف صفات، عنوانات سے خطاب کیا، مثلا: کہیں یاایھا المزمل کبھی یاایھا المدثر، کہیں یاایھا الرسول۔ (کہیں یاایھا النبی)

خصوصیت:۵

آپکی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالی نے آپکی عمر [یعنی زندگی] کی قسم کھائی جبکہ اور کسی کی زندگی کی قسم نہیں کھائی، قرآن پاک میں ہے لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ اللہ تعالی فرماتے ہیں اے محبوب آپکی عمر، زندگی کی قسم یہ اپنے نشے میں سرگردان ہیں۔

خصوصیت:۶

حضرت ابن عباس فرماتے کہ اللہ تعالی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کی عمر، زندگی کی قسم نہیں کھائی اور نہ ہی آپ ﷺ سے زیادہ کوئی باعزت کرامت کوئی پیدا کیا، [طبرانی فی جامع البیان، ابویعلی فی المسند]

خصوصیت:۷

آپ ﷺ کی خصوصیات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے اسماء حسنی میں سے بعض نام کا آپکو عطاء فرمائے ہیں آپکو رؤوف رحیم کے ناموں سے موصوف کیا۔ یہ ایک اضافی خصوصیت ہے۔ اسی لیے آپ ﷺ اپنی امت پر بہت نرم دل اور مہربان تھے، اللہ تعالی کا یہ فرمان بھی پیش نظر رہے وَإِنَّكَ لَعَلىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ

خصوصیت:۸

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے ابراہیم علیہ السلام کی دعا تلاوت کی، یعنی یہ آیت ربِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّه مِنِّیْ وَ مَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فرمان "اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ" تلاوت کیا تو فوراً اپنے ہاتھ بلند کئے اور **اللهم** امتي، **اللهم** امتي کہتے جاتے تھے اور روتے جاتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے جبریل سے کہا جاؤ میرے محبوب سے پوچھو وہ کیوں روتا ہے۔ (اگرچہ تیرا رب سب کچھ جانتا ہے، حضرت جبرئیل امین تشریف لائے۔ آپ ﷺ سے پوچھا، پھر واپس جا کر عرض کر دیا، حالانکہ اللہ تعالیٰ تو جانتے ہیں۔ اللہ تعالی نے فرمایا، اے جبرئیل جا میرے محبوب سے کہدو کہ میں تجھے تیری امت کے بارے راضی کر دونگا، تجھے غمگین نہیں کرونگا۔ [مسلم]

خصوصیت:۹

[آپکے رحم وکرم کے واقعات میں سے ایک یہ بھی ہے] کہ قصہ طائف میں ملک الجبال کو بھیجا کہ میں آپکی بات سنو اور آپکی بات مانو، اگر آپ حکم دیں تو دونوں پہاڑوں کو ملا دوں [تاکہ یہ سارے پِس جائیں] آپ ﷺ نے فرمایا، نہیں مجھے امید ہے کہ انکی نسلوں سے ایسے لوگ آئیں گے جو صرف اللہ تعالی کی عبادت کریں گے، اسکے ساتھ کسی کو کچھ شریک نہ کریں گے۔[بخاری، مسلم]

خصوصیت:۱۰

آپ ﷺ کے نرم دلی رحم دل ہونے کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہر نبی کو ایک مقبول دعا اسکی امت کے بارے دی جاتی ہے (سب نے اپنی اپنی دعائیں مانگ لیں ہیں)، میں نے اپنی دعا قیامت کے دن کیلئے چھپا کے رکھی ہوئی ہے، اس دن سفارش وشفاعت کرونگا۔ مسلم]

اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ ہر نبی کو اسکی امت نے جھٹلایا تو اس نبی نے انکے لیے بدعا کی اور وہ دنیا میں قبول ہوگئی، جسطرح اللہ تعالی نے قوم نوح کو غرق کردیا حضرت نوح کی دعاکیوجہ سے، قوم ھود کو ھوا کے ذریعہ سے، قوم صالح کو آواز چیخ کیوجہ سے، قوم لوط کو حضرت لوط علیہ السلام کی دعا سے الٹ دیا، [جیسا کہ یہ واقعات قرآن پاک میں ہیں] لیکن ہمارے نبی علیہ السلام نے اپنی دعا کو محفوظ رکھا ہوا ہے کہ اہم موقع پر دعاء کریں گے، وہ قیامت کے دن شفاعت کریں گے انکو جنت میں داخل کروائیں گے، اس سے بڑی رحمت اور مہربانی کیا ہو سکتی۔

خصوصیت:۱۱

آپ ﷺ کی خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ تمام انبیاء کرام اپنی قوم کی طرف بھیجے گئے خاص طور پر اور ہمارے نبی علیہ السلام تمام خلقت کی طرف مبعوث کئے گئے، حتی کہ جن وانس ایمان لائے اور آپ ﷺ سے قرآن سیکھا۔

خصوصیت:۱۲

آپکی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ آپکے معجزات قیامت تک کیلئے باقی ہیں جبکہ دیگر انبیاء کرام کے معجزات انکے زمانہ نبوت ختم ہونے کے بعد ختم ہو جاتے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض معجزات قیامت تک باقی ہیں جو کبھی ختم نہ ہونگے، جیسے قرآن پاک کا معجزۃ۔

حضور صلی الہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے ہر نبی کو معجزات عطا کئے پھر کچھ انبیاء کرام ایسے تھے کہ ان پر کوئی ایمان نہ لایا، اللہ تعالی نے مجھے قرآن پاک دیا، مجھے امید ہے کہ سب سے زیادہ لوگ میرے پیچھے ہونگے قیامت کے دن، (بخاری ومسلم)

جب معجزہ باقی ہو موجود ہو، سب لوگوں تک پہنچ جائے، لوگ اسپر ایمان (ہر زمانہ) بھی لائیں، ان پر حجت دلیل قائم ہو جائے۔ یہ ایسی خصوصیت ہے جو کسی دوسرے کو نہیں ملی۔

خصوصیت:۱۳

آپ ﷺ کی خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ تمام انبیاء کرام کی صفات کو

آپ ﷺ کی ذات میں جمع فرمایا، اس پر وہ آیت دلالت کرتی ہے جو انبیاء کرام علیہم السلام کے ذکر کے بعد ہے[أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَاللهِ فَبِهُدىٰ هُمُ اقْتَدِهْ]اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حکم دیا کہ پہلے انبیاء کرام کے راستہ پر [اصول کے اعتبار سے] انکی اقتدی تابعداری کریں کیونکہ آپ ﷺ سے پہلے بھی ہر نبی اوامر اللہ کی مخالفت سے معصوم تھا، جو حکم ہر ایک کو دیا گیا تھا آپ ﷺ کو ان سب کی اطاعت کا حکم ہے اور مزید آپ ﷺ کو جو خاص حکم دیا گیا ہے وہ اضافی فضلیت ہے۔

خصوصیت: ۱۴

آپ ﷺ کی خصوصیات میں سے ایک (اہم) خصوصیت یہ ہے کہ تمام انبیاء کرام سے آپ ﷺ کی تابعداری کا عہد لیا تھا جیسا کہ سورۃ ال عمران آیت ۸۱ میں ہے وَ اِذْ اَخَذَ اللہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّ حِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَ لَتَنْصُرُنَّہٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْھَدُوْا وَ اَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ[آل عمران: ۸۱]

ترجمہ: اور (ان کو وہ وقت یاد دلاؤ) جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا تھا کہ اگر میں تم کو کتاب اور حکمت عطا کروں، پھر تمہارے پاس کوئی رسول آئے جو اس (کتاب) کی تصدیق کرے جو تمہارے پاس ہے تو تم اس پر ضرور ایمان لاؤ گے اور ضرور اس کی مدد کروگے۔ اللہ نے (ان پیغمبروں سے) کہا تھا کہ کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو اور میری طرف سے دی ہوئی یہ ذمہ داری اٹھاتے ہو؟ انہوں

نے کہا تھا ہم اقرار کرتے ہیں۔ اللہ نے کہا تو پھر (ایک دوسرے کے اقرار کے) گواہ بن جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہی میں شامل ہوں۔

خصوصیت:۱۵

اگر انبیاء کرام آپ ﷺ کے زمانہ کو پالیتے تو آپ ﷺ کی اتباع کرتے، جیسا کہ حدیث میں ہے اگر موسی علیہ السلام زندہ ہوتے تو میری اتباع کرتے (ابن ابی شیبہ، السنہ لابن ابی عاصم، ابویعلی فی المسند، بغوی في معجم الصحابہ، بیہقی فی السنن الکبری، وفی شعب الایمان والذھبی فی تذکرۃ الحفاظ وغیرھم)

خصوصیت:۱۶

اسی طرح حدیث میں ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام آخر زمانہ میں تشریف لائیں گے (آسمانوں سے زمین پر) عادل حاکم ہونگے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، اس امت کے پیچھے نماز پڑھیں گے [بخاری و مسلم] حضور ﷺ کے تابع ہو کر تشریف لائیں گے، آپ کی شریعت پر عمل کریں گے۔ اسی دین کے مددگار ہونگے، جو دین اسلام کے مخالف ہونگے ان سے جہاد قتال کریں گے۔

☆ ہم بطور خلاصہ ایک بات کہتے ہیں جس سے آپ ﷺ کی ہر طرح سے فضیلت ثابت ہوگی۔

☆ وہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ساری مخلوق میں اپنی دعوت اور نبوت میں کامل تھے اور خلقت کے اعتبار سے (اپنی ذات کے اعتبار سے) کامل میعاد اور ثواب کے اعتبار سے بھی کامل، آپ ﷺ کی یہ فضیلت دنیا و آخرت میں ظاہر ہوئی۔

☆ آپ ﷺ اپنی دعوت اور نبوت میں کامل یعنی آپ ﷺ کی بعثت ہر سفید اور کالے انسان کیلئے ہوئی، جن وانس کیلئے ہوئی، آپ ﷺ سے پہلے یہ شرف کسی کو نہ ملا ہر ایک کے ذمہ لازم ہے کہ آپ ﷺ کی ذات پر ایمان لائے حتی کہ انبیاء کرام سے بھی آپکی تابعداری کا عہد لیا گیا، آپ ﷺ پر نبوت ختم کر دی گئی، یہ مطلب ہے کہ آپ ﷺ کی دعوت بھی کامل اور نبوت بھی کامل۔

☆ آپ ﷺ کی ذات بھی کامل واکمل ہے، وہ اسی طرح کہ آپ ﷺ سے پہلے جو جو صفت یا صفات پہلے انبیاء کرام میں تھیں وہ علی وجہ الاتم یعنی کامل طریقہ پر آپ میں جمع و ثابت ہیں۔ کیا آپکو معلوم نہیں حضرت ابراہیم کیلئے صرف خلیل ہونا یعنی خلت ثابت ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے خلۃ المحبہ ثابت ہے۔ آپ ﷺ خلیل بھی ہیں حبیب بھی ہیں۔ حضرت موسی کو صرف کلام کا شرف تھا لیکن آپ ﷺ کو کلام مع دیدار کا شرف حاصل ہے، حضرت ابراہیم کیلئے خلت ثابت ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام ثابت ہے لیکن حضرت ابراہم کی خلت اور موسیٰ کا کلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خلت اور کلام کے برابر نہیں ہو سکتا۔

کیونکہ حضرت ابراہیم صرف خلیل اللہ ہیں لیکن آپ ﷺ خلیل اللہ اور ساتھ حبیب اللہ بھی ہیں، حضرت موسی علیہ السلام کلیم اللہ ہیں پردہ کے پیچھے سے کلام کیا، آپ ﷺ کو کلام کا شرف مع دیدار الٰہی کے ہوا، جو کسی پردہ کے پیچھے سے نہ تھا۔

اگر ہم تمام انبیاء سابقین کی صفات میں غور کریں تو وہ ہر صفت آپ ﷺ کی ذات میں بطریق اتم بطریق کامل واکمل ثابت ہے۔

☆ باقی رہا آپ ﷺ کی معاد اور ثواب کا کامل ہونا، وہ اس طرح ہے کہ آپ ﷺ قیامت کے دن محشر میں تشریف لائیں گے تو تمام انبیاء کرام آپ ﷺ کے جھنڈے کے نیچے ہونگے، جیسا کہ حدیث میں ہے تمام انبیاء کرام بشمول حضرت آدم میرے جھنڈے کے نیچے ہونگے [اسکا حوالہ گزر چکا]

☆ آپ ﷺ ہی سب انبیاء کرام کے امام ہوئے سب نے آپ کے پیچھے (معراج کی رات) صفیں بنائیں آپ ﷺ نے انکو نماز پڑھائی، آپ ﷺ سب انبیاء کے خطیب ہونگے، مقام محمود میں کھڑے ہونگے جبکہ اس جگہ کوئی دوسرا کھڑا نہ ہو گا۔

☆ اور آپ ﷺ کیلئے وسیلہ ہے کیونکہ وہ جنت کا اعلی درجہ و مقام ہے، وہاں تک آپکے علاوہ کسی کی رسائی نہ ہو گی۔ [مسلم]

☆ صحیح حدیث سے ثابت ہے جسکو حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ضیافت (دعوت) میں تھے آپ ﷺ کو دستی (بکرے کی) پیش کی گئی اور آپ ﷺ کو دستی کا گوشت پسند تھا، آپ ﷺ نے دانتوں سے کاٹ کر کھایا اور پھر یہ بھی فرمایا میں قیامت کے دن بنی آدم کا سردار ہونگا، وہ لمبی حدیث جسمیں شفاعت کا ذکر ہے اسکو بیان کیا۔

☆ اس حدیث میں بڑے عظیم فائدے اور بڑی واضح خصوصیات کا ذکر ہے۔ اس اعلان سے واضح ہے کہ تمام انبیاء کرام کو یہ بات معلوم تھی کہ آج کے دن یہ شفاعت کبری ہمارے لیے نہیں ہے۔ اسلئے ہر ایک اپنے سے بعد والے کی طرف لوگوں کو بھیجتا رہا، اگر پہلی ہی مرتبہ لوگوں کو آپ ﷺ کی طرف بھیج دیا جاتا تو لوگوں کو یہ کیسے معلوم ہوتا کہ دیگر انبیاء کرام کیلئے اس سفارش کا حق نہیں ہے۔

یہ سب کچھ آپ ﷺ کی قیامت کے دن خصوصیت کیوجہ سے ہوا۔

☆ اس دن آپ ﷺ کیلئے پانچ قسم کی سفارش ثابت ہیں۔(۱) محشر کے میدان میں حساب و کتاب کیلئے سفارش یہ شفاعت کبریٰ صرف آپ ﷺ کی خصوصیت ہے۔(۲) کچھ لوگوں کو بلا حساب و کتاب جنت میں داخلہ کی سفارش یہ بھی صرف آپ ﷺ کی خصوصیت ہے۔(بخاری و مسلم)

(۳) جہنم سے نکالنے کی سفارش، اسکی ابتداء آپ ﷺ سے ہو گی (پھر بعد میں دوسرے بھی سفارش کریں گے۔)

(۴) دخول جنت کی سفارش بلا حساب، جیسا کہ گزر چکا۔

(۵) اہل جنت کے رفع درجات کیلئے سفارش۔

☆ باقی رہا کہ آپ ﷺ ثواب کے اعتبار سے کامل ہیں۔ وہ اس طرح کہ ساری مخلوق بلکہ اکثر مخلوق یوم قیامت آپکے تابع ہو گی کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا جو کسی کو ہدایت کیطرف بلائے اسکو بھی اتنا ھی اجر ہے جتنا عمل کرنے والے کو ہے۔ عمل کرنے والے کے عمل میں کوئی کمی نہ ہو گی اور جس نے کوئی اچھا راستہ جاری کیا اسکو بھی اتنا ہی اجر ہے جتنا عمل کرنے والے کیلئے، جب اول داعی اسلام آپ ہیں پھر قیامت تک جسقدر لوگ ایمان لائیں گے اور اعمال صالحہ کریں گے تو سب کا اجر آپ ﷺ کے حساب میں جمع ہو گا تو آپ ﷺ سب سے زیادہ ثواب والے ہونگے۔

☆ کیونکہ یہ بات ثابت ہے کہ قیامت کے دن آپ ﷺ کی امت سب سے زیادہ ہو گی۔

☆ آپ ﷺ نے فرمایا میری امت قیامت کے دن اس طرح آئے گی کہ زمین

و آسمان کا خلاء بھر جائیگا۔

☆ ایک روایت میں ہے کہ نصف اہل جنت میری امت سے ہونگے۔

☆ ایک روایت میں ہے اہل جنت کے دو تہائی (ثلثان) میری امت سے ہونگے۔

☆ ایک روایت میں ہے اہل جنت کی ایک صد بیس صفیں ہونگی ان میں اسی (۸۰) صفیں صرف میری امت کی ہونگی۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سب کا اجر بھی ملے گا جنہوں نے آپ کی وجہ سے ہدایت پائی اور عمل صالح کئے باوجود اسکے کہ آپ ﷺ کے لیے اللہ تعالی کی طرف سے خاص اجر و ثواب بھی مقدر ہو۔

پس قیامت کے دن آپ کا اجر اولین و آخرین کے مقابلہ میں کئی گنا زیادہ ہوگا، آپ ﷺ کے برابر کسی کا اجر و ثواب نہیں ہوگا۔

☆ صاحب کتاب فرماتے ہیں اگر ہم آپ ﷺ کی خصوصیات کا احاطہ شروع کر دیں تو زمانے بیت جائیں گے لیکن آپ ﷺ کی خصوصیات ختم نہ ہونگی، اللہ تعالی ہمیں بھی صراط مستقیم پر چلائے کیونکہ وہی دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے۔

☆ اے اللہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ ﷺ نے پیغام رسالت پہنچا دیا بلکہ اسکا حق ادا کر دیا۔ امت کو نصیحت اور خیر خواہی کی انتہاء کر دی، اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کیا جیسا کہ جہاد کا حق تھا اور اللہ تعالی کی عبادت کی تا آنکہ رب کی طرف سے موت کا پیغام آگیا۔

☆ اے اللہ ہماری طرف سے آپ کو افضل ترین بدلہ عطاء فرما اور خاص طور سے اجر اور بہترین بدلہ کا وافر حصہ عطاء فرما، اے اللہ اجر و ثواب کے دروازے کھول دے اور ہمیشہ عزت کرامت اور مقام بلند تک آپ ﷺ کو پہنچا، وہ تمام خیریں،

برکتیں، بھلائیاں اور مقام محمود، مقام وسیلہ، عطاء فرما اور آپ ﷺ کی برکت سے ہمیں بھی معاف فرما اور دنیا و آخرت میں عزت نصیب فرما، جنت الفردوس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑوس اور اپنا دیدار نصیب فرما، **الحمدلله على تتم الصالحات و اختتام ترجمة الكتاب**

طالب دعاء

ڈاکٹر عبد الغني طارق لدھیانوی

۲۸ شعبان ۱۴۴۷ھ

۲۰۲۶/۲/۱۷

مختصر حالات (مرتب)

از حمیر الدھیانوی

میرے والد، میرے استاد، میرے شیخ، استاذ حدیث والتفسیر حضرت مولانا عبد الغنی طارق لدھیانوی مدظلہٗ

نام ونسب:

مولانا عبد الغنی طارق لدھیانوی بن حاجی محمد رمضان لدھیانوی بن عبد الرحمٰن لدھیانوی بن نبی بخش لدھیانوی (اللہ تعالیٰ ان سب کی مغفرت فرمائے)۔ آمین

خاندانی پس منظر:

میرے والد کے آباؤ اجداد کا اصلی وطن بستی اٹھور تحصیل جگراں واں ضلع لدھیانہ تھا۔ اور آپکی والدہ زینب بنت نور محمد بن روڑا۔ آپ کی نانی فضل بی بی بنت وریام بن نہال۔ آپ کی پڑنانی آمنہ بی بی بنت ابراہیم بستی شادی والا نورپورہ ضلع فیروز پور کے رہائشی تھے۔ یہ سب اپنے علاقوں میں زراعت پیشہ تھے۔ تقسیم کے بعد پَر دادا کی زمین انڈیا سے جھنگ کے علاقہ میں منتقل ہو گئی، اور ننھیال والوں کی تلمبہ میں اور بہت ساری زمین کاغذات کی نظر ہو گئی جو نہ مل سکیں۔

قیام پاکستان کے بعد آپ کے آباؤ اجداد لدھیانہ سے ہجرت کر کے حویلی بہادر شاہ ضلع جھنگ آکر آباد ہوئے اور پھر چند سال بعد رحیم یار خان کو اپنا مستقل

وطن بنایا۔

☆ والدہ کا خاندان ضلع فیروزپور سے ہجرت کر کے تلمبہ تحصیل میاں چنوں موجودہ ضلع خانیوال سابقہ ضلع ملتان میں آکر آباد ہوئے۔

ہمارے دادا حاجی محمد رمضان صاحب رحمۃ اللہ علیہ پاکستان بننے سے قبل ۱۹۴۰ء کو ضلع لدھیانہ میں پیدا ہوئے۔ اور ہماری دادی پاکستان بننے سے تقریباً ۲ سال قبل ضلع فیروزپور میں پیدا ہوئیں۔ ہمارے دادامرحوم نے مڈل کے بعد ۱۹۵۶ء اور ۱۹۵۷ء دو سال تک جامعہ خیر المدارس ملتان میں تعلیم حاصل کی ،جن کے اساتذہ کرام میں حضرت مولانا مفتی عبد الستار صاحب رحمہ اللہ اور حضرت مولانا محمد صدیق صاحب رحمہ اللہ اور حضرت مولانا عبد الحق جالندھری رحمہ اللہ تھے۔ بعض اعذار کی وجہ سے وہ اپنی تعلیم جاری نہ رکھ سکے اور درس نظامی مکمل نہ کر سکے۔

۱۹۶۰ء میں طلب معاش کے سلسلہ میں رحیم یار خان منتقل ہوئے۔ تھوڑا عرصہ مختلف مشاغل میں مشغول رہنے کے بعد ایک نیک صالح بزرگ حاجی حمید الرحمٰن صاحب کے واسطہ سے لیور برادز پاکستان میں ملازمت اختیار کی اور حاجی حمید الرحمٰن صاحب کی ہی محنت سے تبلیغی جماعت کی طرف متوجہ ہوئے اور پھر بہت جلد دس دن اور چار ماہ لگانے کا موقع ملا اور ان ایام میں تمام بزرگوں اور خصوصاً حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلوی رحمہ اللہ کے بیانات اور زیارت سے مشرف ہوئے اور مصافحہ کی سعادت بھی حاصل کی۔ اور حضرت حاجی عبد الوہاب صاحب کے ساتھ ایک ہی برتن میں کھانا کھانے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اور اسی دوران حاجی حمید الرحمٰن صاحب کے واسطہ سے خواجہ خواجگان حضرت مولانا

خان محمد صاحب (فاضل دارالعلوم دیوبند) سے سلسلہ بیعت قائم کیا جو حضرت مرحوم کی حیات تک قائم رہا۔ حضرت کی وفات کے بعد پاکستان کی مشہور خانقاہ دین پور شریف ضلع رحیم یار خان کے سجادہ نشین حضرت مولانا میاں مسعود احمد صاحب مدظلہ بن حضرت مولانا سراج احمد صاحب دین پوری رحمہ اللہ بن حضرت مولانا عبد الھادی صاحب رحمہ اللہ (فاضل دارالعلوم دیوبند تلمیذ حضرت مدنی رحمہ اللہ) بن حضرت خلیفہ غلام محمد صاحب رحمہ اللہ سے بیعت ہوئے۔

✵ داداجان کی شادی:

ہمارے داداجان کا نکاح مسنون ۱۹۶۳ء کے اواخر میں ہوا۔ چند افراد پر مشتمل قافلہ حویلی بہادر شاہ سے تلمبہ شہر میں وارد ہوا اور نکاح مسنون کے بعد دلہن کو بیاہ کر پہلے حویلی بہادر شاہ پھر چند دنوں کے بعد وہاں سے رحیم یار خان منتقل کیا۔

داداجان کا ذریعہ معاش:

جیسا کہ گزشتہ سطور میں گزرا کہ چند سال لیور برادرز میں گزارنے کے بعد استعفیٰ دے کر چار ماہ کے لیے تبلیغ میں تشریف لے گئے۔ واپسی پر تجارت کو اپنا مشغلہ بنایا۔ ۱۹۶۷ء میں ڈاکخانہ بازار میں ایک مختصر آئرن سٹور قائم کیا۔ پھر ۱۹۷۰ء میں شاہی روڈ رحیم یار خان پر بنام محمد یوسف، محمد رمضان آئرن مرچنٹ کے نام سے منتقل ہوا، اور ۱۹۸۱ء میں سرکلر روڈ رحیم یار خان پر بنام بسم اللہ آئرن سٹور اور پھر کچھ عرصہ بعد کراچی آئرن سٹور کے نام سے تجارت کرتے رہے۔ ۲۰۱۶ء میں ضعف اور بیماری کی وجہ سے آئرن سٹور کے کام کو خیر باد کہا پھر رحیم

یار خان میں یونائیٹڈ موٹر اور سورج آئل مل کے ساتھ شراکت داری پر تا دمِ حیات کام کرتے رہے۔

داداجان کی وفات اور وصیت:

داداجان کی وفات ۱۴ جنوری ۲۰۲۲ء شبِ جمعہ رات دو (۲) بجے ہوئی عشاء کی آخری نماز بھی میں بہوش و حواس ادا کی اور بار بار قبلہ سمت لٹانے کا فرماتے رہے۔ وفات سے چند روز قبل چند وصیتیں تحریرًا بھی اور تقریرًا بھی کیں۔

(۱) میری نماز جنازہ تبلیغی مرکز میں پڑھائی جائے۔ (جو کہ بروز جمعہ نماز جمعہ کے فورًا بعد داداجان کی چاہت کے مطابق ادا کی گئی)۔

(۲) میرا جنازہ میرا بیٹا پڑھائے (ہمارے والد حضرت مولانا عبد الغنی طارق لدھیانوی نے حسبِ وصیت ہمارے داداجان کا جنازہ پڑھایا)۔

(۳) میرے مال میں سے ایک تہائی رحیم یار خان جدید تبلیغی مرکز کی تعمیر میں خرچ کیا جائے۔ جس کی مالیت تقریباً بیس لاکھ پانچ ہزار بنتی تھی جو کہ حسب ضرورت خرچ کی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ داداجان کے لیے ان کی اس وصیت کو اور ان کی اولاد دَر اولاد کو ان کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ (آمین)

والد گرامی کی پیدائش اور تعلیم:

میرے والد گرامی ۱۹۶۵ء کے آخری نصف میں تلمبہ تحصیل میاں چنوں ضلع خانیوال میں پیدا ہوئے۔ میرے والد کی پر نانی نے عثمان غنی نام تجویز کیا لیکن میرے پر دادا عبد الرحمٰن صاحب نے عثمان غنی کی بجائے عبد الغنی نام تجویز کیا اور یہی کاغذات میں لکھوایا گیا۔

☆ والد گرامی نے رحیم یار خان کی درجہ حفظ کی مشہور درس گاہ مدرسہ تجوید القرآن ماڈل ٹاؤن (المعروف مدرسہ ڈاکٹر اختر) میں تعلیم قرآن کریم کا آغاز کیا۔ سب سے پہلے استاد قاری محمد اطہر صاحب سے نورانی قاعدہ اور اڑھائی پارے حفظ کیے۔ ان کے مدینہ منورہ تشریف لے جانے کے بعد حضرت قاری عمر فاروق عباسی صاحب رحمہ اللہ سے سورۃ الصفّ حفظ کی۔

اسی دوران داداجان نے اپنے گھر کے قریب رحمان کالونی میں اھل محلہ کے مشورہ سے ایک حفظ کا مدرسہ قائم کیا جس کے انتظامی امور داداجان خود دیکھتے تھے اور مدرسہ کی مسجد کی اذان بھی والد صاحب کے داداکے ذمہ تھی۔ اگرچہ وہ اس خدمت کے ساتھ آر سی اے کاٹن فیکٹری (RCA Catton factory) میں ملازمت بھی کرتے تھے۔

پھر مدرسہ تجوید القرآن سے محلہ کی مسجد اور مدرسہ میں قاری مختار احمد صاحب سے کئی پارے حفظ کیے اور ایک بار پھر مدرسہ تجوید القرآن میں حضرت مولانا خلیل الرحمٰن صاحب ملتانی سے کچھ پارے حفظ کیے۔ ان کے جانے کے بعد حضرت مولانا قاری محمد اسلم صاحب اور ان کے بعد حضرت مولانا قاری محمد صدیق صاحب ملتانی سے کچھ پارے حفظ کیے۔ بالآخر اختتام قرآن امانت کالونی رحیم یار خان کے ایک نومولود مدرسہ میں سابقہ استاد حضرت قاری مختار احمد صاحب سے کیا۔

اختتام قرآن اور انعام:

میرے دادا مرحوم نے اختتام قرآن مجید کی خوشی میں میرے والد

گرامی مولانا عبد الغنی طارق لدھیانوی صاحب کو ایک سائیکل بطور انعام ہدیہ کیا۔ جس کا تفصیلی ذکر میرے والد کی (آپ بیتی: جلد اوّل) میں موجود ہے۔

حفظ کے بعد گردانِ قرآن مجید:

رحیم یار خان کی سب سے پہلی اور قدیمی درس گاہ مدرسہ جامعہ قادریہ میں داخلہ لے کر حضرت مولانا قاری عظیم بخش حفظہ اللہ سے مسلسل کئی ماہ لگا کر قرآن کریم کو پختہ کیا اور پھر رمضان المبارک میں اپنے محلہ کی مسجد میں تراویح میں پورا قرآن کریم سنانے کی سعادت حاصل کی۔

درس نظامی کی تعلیم کا آغاز:

مدرسہ جامعہ قادریہ میں درس نظامی میں داخلہ لے کر پہلے ہی سال فارسی کتب کی تعلیم حاصل کی۔ جس میں:

(اوّل) کریما سعدی (ثانی) نام حق (ثالث) بدائع منظوم

(رابع) پند نامہ للشیخ عطار رحمہ اللہ (خامس) قاضی ثناء اللہ رحمہ اللہ کی مالا بد منہ

(سادس) گلستان سعدی

یہ کتب جن اساتذہ سے پڑھی ان کے نام حسب ذیل ہیں:

(۱) صاحب زادہ حضرت مولانا حافظ محمد سعید سراجی المعروف پیر صاحب رحمہ اللہ موسیٰ زئی شریف ڈیرہ اسماعیل خان

(۲) مدیر ادارہ حضرت مولانا قاضی عزیز الرحمٰن صاحب نقشبندی رحمہ اللہ

(۳) ناظم ادارہ حضرت مولانا قاضی شفیق الرحمٰن صاحب سراجی حفظہ اللہ

(۴) حضرت مولانا خان محمد صاحب رحمہ اللہ

جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں داخلہ:

پاکستان کی مشہور دینی درس گاہ جسے ثانی دیوبند کہا جاتا تھا۔ داداجان نے اعلیٰ تعلیم کے لیے وہاں داخلہ دلوایا ہے ،سال اوّل درجہ اولیٰ ، سال ثانی درجہ ثانیہ کی کتب پڑھیں ۔جن میں سے علم النحو اور ھدایۃ النحو مولانا عبد الغفور صاحب رحمہ اللہ سے ، اور علم الصرف اور علم الصیغہ حضرت مولانا رشید احمد رشیدی صاحب سے اور مختصر قدوری فاضل مظاہر العلوم تلمیذ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ، حضرت مولانا مختار احمد صاحب سے پڑھی ۔ کچھ دیگر اسباق دیگر اساتذہ کرام جن میں حضرت مولانا مطیع الرحمٰن بن شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ رائے پوری رحمہ اللہ سے حضرت مولانا قاری محمود صاحب جھنگوی مدظلہ سے بھی استفادہ کیا۔

نیز مدیر ادارہ فاضل دیوبند حضرت مولانا حبیب اللہ رشیدی بن مفتی دارالعلوم دیو بند حضرت مولانا مفتی فقیر اللہ صاحب کے بیانات اور مجاہدانہ کارناموں سے بھی بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔ اور انہی دو سالوں میں رائیونڈ سے آنے والے دورہ حدیث کے طلباء کی محنت سے تبلیغی جماعت میں ۲۴ گھنٹے کی ترتیب پر جانے کا موقع بھی بار بار ملا۔ پھر جامعہ رشیدیہ کے اچانک حالات کے خراب ہونے کی وجہ سے جامعہ رشیدیہ کو الوداع کہا۔

جامعہ مخزن العلوم خانپور میں داخلہ:

درجہ ثالثہ کیلئے جامعہ مخزن العلوم خانپور کا انتخاب کیا گیا۔ جہاں

(۱) حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی صاحب سے شرح تہذیب

(۲) حضرت مولانا محمد قاسم دین پوری رحمہ اللہ سے کافیہ اور ترجمہ قرآن مجید و کنز الدقائق

(۳) حضرت مولانا عبد السمیع صاحب سے اُصول الشاشی

(۴) حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب در خواستی فاضل دیوبند سے نفحۃ العرب پڑھی۔ دیگر اساتذہ کرام سے بھی استفادہ کا موقع ملا۔ حافظ الحدیث والقرآن، قطب وقت، ولی کامل مرشد العلماء حضرت مولانا محمد عبد اللہ درخواستی صاحب رحمہ اللہ کی روز روز زیارت اور ہر جمعہ کے دن بیان سے جان و دل منور کرتے رہے۔

☆ جامعہ مخزن العلوم میں جمعیت طلباء اسلام جو جمعیت علماء اسلام کی ایک فرع ہے، اس میں کام کرنے کا موقع ملا، لاہور شیر انوالہ حضرت لاہوری رحمہ اللہ کی مسجد اور مدرسہ میں سالانہ اجلاسوں میں شرکت کا موقع ملا، اور تحصیل خانپور کے ناظم نشر و اشاعت مقرر ہوئے، مدارس کے سالانہ جلسوں میں شرکت اور بیانات کے مواقع بھی میسر آئے۔

جامعہ قادریہ رحیم یار خان میں داخلہ:

نئے تعلیمی سال میں ایک دفعہ پھر جامعہ میں سابقہ اساتذہ کی زیر سرپرستی داخلہ لیا اور بقیہ کتب:

(۱)	شرح الوقایہ	(۲)	ھدایہ	(۳)	شرح جامی
(۴)	شرح ابن عقیل	(۵)	مشکوٰۃ	(۶)	نور الانوار
(۷)	مقامات حریری	(۸)	تفسیر جلالین		

اور موقوف علیہ کی تمام کتب اسی ادارے میں پڑھیں۔ اساتذہ کرام میں:

(۱) صاحب زادہ حضرت مولانا حافظ محمد سعید سراجی صاحب رحمہ اللہ آف موسیٰ زئی شریف ڈیرہ اسماعیل خان

(۲) حضرت مولانا قاضی شفیق الرحمٰن سراجی مدظلہٗ

(۳) حضرت مولانا محمد عبید اللہ صاحب لودھروی رحمہ اللہ

جامعہ اشرفیہ لاہور میں داخلہ:

دورہ حدیث کے لیے اساتذہ کرام کے مشورہ سے جامعہ اشرفیہ لاہور میں داخلہ کا امتحان دے کر امتحان پاس کر کے داخلہ لیا۔ جہاں بڑے بڑے جبال علم سے سال بھر استفادہ کا موقع ملا۔

(۱) شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد مالک کاندھلوی رحمہ اللہ بن مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ سے الجامع الصحیح للامام بخاری اوّل اور ثانی مکمل پڑھی۔

(۲) جامع المعقول والمنقول استاد حدیث و تفسیر کتب کثیرہ وعجیبہ کے مؤلف حضرت مولانا محمد موسیٰ خان روحانی البازی رحمہ اللہ سے الجامع الترمذی جلد اوّل والثانی، شمائل ترمذی مکمل پڑھی۔ السنن النسائی، السنن لابن ماجہ والمؤطا لامام مالک والمؤطا لامام محمد میں سے بعض اجزاء پڑھے۔

(۳) افہام و تفہیم کے بادشاہ تلمیذ حضرت تھانوی رحمہ اللہ و حضرت مدنی رحمہ اللہ حضرت مولانا مفتی محمد عبید اللہ بن مفتی محمد حسن رحمہ اللہ سے شرح معانی الآثار لطحاوی کا کچھ حصہ پڑھا۔

(۴) ولی کامل، صوفی باصفا، سلسلہ تھانوی کے پیرو مرشد حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب رحمہ اللہ سے السنن لابی داؤد جلد اوّل و ثانی مکمل پڑھی۔

(۵) جامع الصفات، خطیبِ ادیب حضرت مولانا عبد الرحمٰن اشرفی بن مفتی محمد حسن امر تسری رحمہ اللہ سے الجامع الصحیح للامام مسلم کا ابتدائی حصہ پڑھا اور ۱۹۸۶ء میں فراغت پائی۔

سالانہ امتحان اور اس کا نتیجہ:

سال کے اختتام پر جامعہ اشرفیہ لاہور کا سالانہ امتحان ہوا، جس میں والد محترم نے اچھے نمبر حاصل کیے۔

جامعہ کا سالانہ نتیجہ (سال ۱۴۰۶ ہجری، الموافق ۱۹۸۶ء)

رقم	مادہ	رقم المحصّلہ
۱	الجامع الصحیح للبخاری	۲۵
۲	الجامع الصحیح للمسلم	۹۹
۳	الجامع للترمذی	۹۵
۴	السنن لابی داؤد	۱۰۰
۵	شرح معانی الآثار	۹۵
۶	السنن للنسائی	۹۹
۷	السنن لابن ماجہ	۹۵
۸	الشمائل للترمذی	۱۰۰
۹	مؤطا لامام مالک	۶۵

۱۰	المؤطا لامام محمد	٦۵
مجموع		۸۷۰
درجہ		جیّد جداً

اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سالانہ امتحان ۱۴۰٦ہجری، الموافق ۱۹۸٦ء میں شرکت کی اور درجہ جیّد میں پاس ہوئے۔

وفاق المدارس کا سالانہ نتیجہ:

رقم	مادہ	رقم المحصّلہ
۱	الجامع الصحیح للبخاری	۴۳
۲	الجامع الصحیح للمسلم	۴۰
۳	الجامع للترمذی	۴۳
۴	السنن لابی داؤد	۷۰
۵	السننان مع الشمائل	۴۷
٦	المؤطا مع الطحاوی	۵۸
مجموع		۳۰۱
درجہ		جیّد

جامعہ نصرۃ العلوم (گوجرانوالہ) میں داخلہ:

جامعہ اشرفیہ لاہور میں دورہ حدیث کا امتحان دیتے ہی والد محترم دورہ تفسیر کیلئے گوجرانوالہ جا پہنچے، اپنے وقت اور اپنی صدی کے عظیم محدث و مفسر تمام باطل کے رد میں علمی کتب کثیرہ تصنیف کرنے والے امام اہل سنت تلمیذ

حضرت مدنی رحمہ اللہ فاضل دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ سے مکمل دورہ تفسیر پڑھا، اور ۲۰ رمضان المبارک ۱۴۰٦ ہجری کو سند فراغت لیکر واپس وطن روانہ ہوئے۔

رحیم یار خان اسٹیشن پر استقبال:

اہل رحیم یار خان میں ہمارے دادا مرحوم اور رحیم یار خان شہر تبلیغی مرکز کے امیر صوفی بشیر احمد صاحب و دیگر اہل مرکز نے استقبال کیا اور حوصلہ افزائی فرمائی۔

دورہ صرف کیلئے بحر العلوم توحید آباد میں داخلہ:

دورہ صرف مدرسہ عربیہ بحر العلوم، توحید آباد، رحیم آباد، صادق آباد تحصیل کے ایک گاؤں میں داخلہ لیکر پورے چالیس روز دال کھا کر دورہ صرف پڑھا، میرے والد محترم فرماتے ہیں پڑھائی بھی خوب تھی، پڑھائی کا ماحول بھی خوب تھا، استاد محترم مولانا نصر اللہ خان صاحب رحمہ اللہ میں اولیاء اللہ والی تمام صفات دیکھائی دیتی تھیں، اہتمام نماز، ذکر واذکار، تلاوت، سادگی، توکل علی اللہ، حسن اخلاق، اکرام ضیوف، لیکن استاد محرم کے عقائد درست نہ تھے عقید تاً وہ مماتی تھے۔ مولانا محمد یوسف مماتی دار العلوم عثمانیہ (رحیم یار خان) والوں کے ہم درس تھے۔ اور یہ دونوں ایک بڑے مماتی مولانا عبد الغنی جاجروی صاحب بدرالعلوم والے کے شاگرد تھے۔ اور مولانا عبد الغنی جاجروی صاحب نے اپنا سابقہ صحیح عقیدہ بلاوجہ چھوڑ کر اہل سنت کے خلاف مماتیت کا عقیدہ بلا دلیل قبول کیا، اپنے ساتھ انہوں نے دوسروں کی آخرت بھی خراب کی۔

اندرون ملک ایک سال کا سفر:

۱۹۸۶ء بائیس رمضان المبارک کو گھر پہنچے، عید کے فوراً تبلیغی جماعت والوں نے سال کیلئے پھر چلہ کیلئے تیار کرنا شروع کر دیا، دادا جان کی چاہت بھی یہی تھی کہ میرا بیٹا سال لگا لے۔ چلہ کیلئے جانا ہوا تو سال لگا کر واپسی ہوئی، اس سفر میں ملک کے کونے کونے تک جانے کا موقع ملا، عجم کے بعد یں عرب ضیوف کے ساتھ بھی اسفار کا موقع ملا، جس کی وجہ سے عربی بولنے میں والد صاحب کو اچھی مہارت حاصل ہوگئی، بلکہ اگر کبھی خطبہ دیں تو آواز اور انداز سے یوں لگتا ہے جیسے کوئی شیخ خطبہ دے رہا ہے۔

والد صاحب کی شادی خانہ آبادی:

۱۹۸۷ء رائے ونڈ کے سالانہ اجتماع پر حضرت مولانا انعام الحسن صاحب نے نکاح پڑھایا، اور پھر سترہ نومبر بروز جمعہ کو ایک خوش نصیب دلہن ایک خوش نصیب دلہا کے گھر رخصت ہو کر آئی دین و متین کے تمام شعبوں میں ان کی معاون بنی۔

جامعہ قادریہ میں تدریس:

اگرچہ میرے دادا جان حاجی محمد رمضان صاحب رحمہ اللہ کا کاروبار لوہے کا تھا، آئرن سٹور جس پر، T-R، گاڈر، سریا، زرعی آلات دستیاب ہوتے تھے لیکن دادا جان نے حکماً یہ فرمایا کہ صبح سے دن بارہ بجے تک اسباق پڑھائیں تاکہ جو پڑھا ہے یاد رہے اور لوگوں کو اس کا فائدہ پہنچے، اس لیے ۱۹۸۷ء نومبر

سے لے کر تقریباً ۲۰۰۰ء تک جامعہ قادریہ میں مختلف اسباق کی تدریس کی۔

عربی فاضل کا امتحان:

والد صاحب نے جامعہ قادریہ کے ایام تدریس میں استاد محترم حضرت خواجہ پیر صاحب رحمہ اللہ کے حکم سے چند طلباء و علماء نے عربی فاضل کا امتحان دیا اور مسلسل امتحانات دلوایا جاتا تھا، والد صاحب نے بھی ۱۹۹۰ء میں بہاولپور بورڈ سے امتحان پاس کیا۔

نتیجہ عربی فاضل:

پرچہ اوّل	۴۲
پرچہ ثانی	۵۲
پرچہ ثالث	۴۱
پرچہ رابع	۴۱
پرچہ خامس	۴۶
پرچہ سادس	۷۱
مجموع الدرجات	۲۹۳

میٹرک کا امتحان:

والد صاحب فرماتے تھے کہ ہمارے استاد محترم صاحبزادہ حضرت پیر صاحب رحمہ اللہ طلباء کو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم کی ترغیب بلکہ حکماً تعلیم دلواتے تھے، چنانچہ والد صاحب مدظلہ نے ۱۹۹۱ء میں بہاولپور بورڈ سے

میٹرک کا ایمان پاس کیا۔

نتیجہ میٹرک:

اُردو	۸۵
اسلامیات	۵۱
پاک سٹڈی	۵۰
جنرل میتھ	۶۶
جنرل سائنس	۵۱
اسلامک سٹڈیز	۸۰
عربی	۵۶
مجموع الدرجات	۴۳۹

ایم اے اسلامیات کا امتحان:

والد محترم نے اپنے استاد محترم کی ترغیب پر ایام تدریس میں بلوچستان یونیورسٹی سے ۱۹۹۶ء میں ایم۔اے اسلامیات کا امتحان پاس کیا۔

نتیجہ ایم اے اسلامیات:

۱	۶۰	۲	۶۶
۳	۴۱	۴	۵۱
۵	۴۱	۶	۴۵
۷	۴۵	۸	۸۵

۹	۴۷	مجموع الدرجات	۴۸۱

والد صاحب نے ایک عرصہ بعد ۲۰۱۷ء میں وفاق المدارس کی سند کی بنیاد پر B.A امتحان اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے پاس کیا۔ جسمیں چند مضامین تھے۔

۱	۶۳
۲	۱۳۲
۳	۷۰
مجموع الدرجات	۲۵۵

لیکر پاس ہوئے کیونکہ صرف تین مضامین لازمی تھے۔

ایم۔اے عربی کا امتحان:

والد صاحب نے ۲۰۱۹ء میں اپنے شوق و رغبت سے جامعہ اسلامیہ بہاولپور (اسلامیہ یونیورسٹی) میں داخلہ لیکر ایم۔اے عربی کا امتحان دیا، پھر رفع درجات کیلئے دوبارہ امتحان دیا۔

جامعہ اشرفیہ لاہور سے اعزازی سند:

جامعہ اشرفیہ لاہور نے ۱۵ مئی ۲۰۱۴ء بموافق ۱۵ رجب المرجب ۱۴۳۵ ہجری کو ۱۹۴۷ء سے ۲۰۱۴ء تک فضلاء میں سے چند فضلاء کو ان کی حسن کارکردگی مثلاً تصانیف، P.HD، ایم فل، یا دیگر شعبہ جات میں ترقی کرنے پر بُلا کر فضلاء کو اعزازی سند سے نوازا، ان فضلاء کی تعداد تقریباً ۱۵۰ کے قریب تھی۔

جن میں میرے والد گرامی حضرت مولانا عبد الغنی طارق لدھیانوی دامت برکاتہم کو بھی ان کی کثرت تصانیف کیوجہ سے اعزازی سند اور دیگر انعامات سے نوازا گیا والد محترم کی تصانیف کی تعداد ستر سے متجاوز ہے، جن کا ذکر تصانیف کے عنوان کے تحت ذکر کروں گی، اس مجلس میں مفتی اعظم مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف اور گورنر پنجاب مہمان خصوصی تھے۔

❋ ❋ ❋

اعزازی سند کا عکس



بسم الله الرحمن الرحيم

رقم الشهادة 0089
تاريخ الإصدار
١٥/ رجب المرجب ١٤٣٥هـ
١٥/ مايو ٢٠١٤م، يوم الخميس

شهادة تقدير

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام على أشرف المرسلين وخاتم النبيين محمد وعلى آله وصحبه أجمعين

يسر رئاسة الجامعة الأشرفية أن تتقدم بأسمى آيات التثمين والعرفان لخريجها / فضيلة الشيخ عبد الغني طارق لدهيانوی

تقديراً لحصوله على الإجازات العلمية خاصة في علوم القرآن والسنة النبوية ومساهمته في دفع عجلة التنمية الوطنية وتقديم خدمات رائعة للمجتمع الإنساني على الصعيد الباكستاني والدولي.

مع أطيب التمنيات له في حياته المستقبلية بكل نجاح وسداد.

الحافظ فضل الرحيم الأشرفي
نائب الرئيس

محمد عبد الله المفتي
الرئيس

P.H.D، ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری:

الجزائر یونیورسٹی کی طرف سے مختلف مقالہ جات پر یونیورسٹی نے میرے والد صاحب کو ۱۱-۱۱-۲۰۲۵ کو اعزازی ڈگری سے نوازا، **فللہ الحمد**





Institute of Islamic Studies

معهد الدراسات الإسلامية

شهادة

CERTIFICATE

Ref N: 01321/21/21/C - RR/UINO:

ABDUL GHANI TARIQ LUDHYANVI BIN MUHAMMAD RAMADAN

باكستان 09/06/1966 0206

(شريعة) الدكتوراه التقديرية

"بستان الصالحين من كلام سيد الصادقين على مختصر رياض الصالحين للإمام النووی"

0206 2023/07/12



شهادة الدكتوراه
Honorary Doctorate

وسعيا لتحقيق أهداف المعهد بنفع طلابها وكوادرها التعليمية بمختلف المجالات العلمية والعملية
قد وافق رئاسة معهد الدراسات الاسلامية العالمي واتحاد المستشارين العرب

منح السيد المستشار / عبد الغني طارق اللدميانوي بن محمد رمضان
المولود في دولة - رحيم يارخان، بولاية بنجاب ، باكستان

"بستان الصالحين من كلام سيد الصادقين على مختصر رياض الصالحين للإمام النووي"

رمز الاعتماد : pic 201 مركز الأبحاث والدراسات
تم منح هذه الشهاده بموجب قرار رئاسة المجلس في تاريخ 2025/11/11

والد محترم کے اسفار:

حفظ قرآن مجید کے بعد دوران تعلیم اور تعلیم کے بعد مسلسل والد صاحب کے آج تک اندرون ملک اور بیرون ملک کثرت سے اسفار کیئے۔ زندگی کا ایک معتدبہ حصہ اسفار میں گزر گیا۔ اندرون ملک جن شہروں اور قصبات کے سفر کیے ان کی فہرست بہت طویل ہے۔ یہاں صرف چند غیر ملکی اسفار کا تذکرہ کروں گی۔

غیر ملکی اسفار:

(۱) والد محترم کا پہلا سفر ۱۹۸۸ء میں مصر کا ہوا جو تقریباً ۶ ماہ پر محیط تھا۔

(۲) دوسرا سفر ۱۹۸۹ء سوڈان کا ہوا۔ جو تقریباً ۲۳ دن پر مشتمل تھا۔

(۳) تیسرا سفر ۱۹۹۳ء میں یمن کا ہوا جو تقریباً ۱ سال کے زائد عرصہ پر محیط تھا۔

(۴) ۱۹۹۳ء میں ابوظہبی کا سفر ہوا، جو قلیل وقت پر مشتمل تھا۔

(۵) ۱۹۹۷ء میں والد صاحب بنگلہ دیش تشریف لے گئے۔ ان کا یہ سفر تقریباً ۴۵ دن پر محیط تھا۔

(۶) پانچواں سفر ۲۰۰۳ء میں ساؤتھ افریقہ کا ہوا۔ جو تقریبا ۵۵ دن پر محیط تھا۔

(۷) ۲۰۰۳ء میں بوٹسوانہ کا ہوا۔ جو چند دن پر مشتمل تھا۔

(۸) ۲۰۰۴ء میں دوبارہ ساؤتھ افریقہ کا سفر کیا جو تقریباً ۴۰ دن پر پر محیط تھا۔ جس میں مولانا احسان اللہ ہزاروی صاحب جو کراچی سے جمعیت علماء اسلام کی سیٹ پر MPA (ایم۔ پی۔ اے) بنے وہ شریکِ سفر رہے۔

(۹) اٹھواں سفر ۲۰۰۷ء میں دبئی، شارجہ، العین، اُمّ قوین کا ہوا۔ جو ۹ دنوں پر مشتمل تھا۔

(۱۰) ۲۰۰۹ء میں دوسری بار چند رفقاء کے ساتھ دوبارہ مصر جانا ہوا، یہ سفر تقریباً ۵ دن پر مشتمل تھا۔

(۱۱) ۲۰۰۹ ءمیں تیسری بار ایک دفعہ پھر مصر اور قاہرہ کا سفر ہوا جو بہت کم وقت پر مشتمل تھا۔

(۱۲) ۲۰۰۰ءمیں افغانستان کا سفر کیا جو چند ایام پر مشتمل تھا۔

(۱۳) ۲۰۱۰ءمیں سری لنکا کا سفر ہوا جو بہت تھوڑے دنوں کا تھا۔

(۱۴) ۲۰۱۰ءمیں دوبارہ سری لنکا کا سفر درپیش آیا وہ بھی چند ایام پر محیط تھا۔

(۱۵) ۲۰۱۸ءمیں ازبکستان، بخارا، ترمذ، سمرقند، تاشقند کا سفر کیا جو پورے آٹھ دن پر مشتمل تھا۔

(۱۶) ۲۰۱۸ءمیں ایک سفر استنبول / ترکی کا ہوا جو تقریباً ایک ہفتہ پر مشتمل تھا۔

❋ ❋ ❋

اسفار حرمین شریفین

والد محترم کو دیگر اسفار سے زیادہ محبوب ترین سفر حرمین شریفین کا ہوتا تھا اور ہوتا ہے۔ جس کیلئے وہ ہر چھوٹے بڑے، غریب و امیر، اپنے اور غیر سے ہر وقت دعاء کی درخواست کرتے رہتے رہے ہیں حتیٰ کہ بعض مرتبہ ایک ایک دن میں کئی کئی دفعہ اپنی والدہ، والد صاحب) اپنی زوجہ یعنی ہماری ماں، اور خود ہم سے یعنی تمام اولاد سے حرم شریف کی حاضری کی دعاء کا کہتے رہتے ہیں۔

شاید یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ والد محترم کو بہت دفعہ اپنے گھر اور نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے در بلوایا، اور آئندہ بھی اللہ تعالیٰ سے امید ہے بلکہ قوی امید ہے کبھی بھی میرے والد محترم کو اپنے گھر کی حاضری سے محروم نہ فرمائیں گے۔

☆ اہل ایمان کے شوق اور ذوق کی خاطر چند اسفار حرم شریف کا ذکر کر دیتی ہوں وگرنہ یہ اسفار ان شاء اللہ موت تک جاری وساری رہیں گے، اللہ تعالیٰ جاری رکھے کبھی بھی محروم نہ فرمائے۔

(۱) حرمین شریفین کا پہلا سفر ۱۹۸۹ء میں حج کا نصیب ہوا۔

(۲) حرمین شریفین کا دوسرا سفر ۱۹۹۴ء برائے حج مقدر ہوا۔

(۳) حرمین شریفین کا تیسرا سفر ۱۹۹۷ء برائے عمرہ مقدر ہوا۔

(۴) حرمین شریفین کا چوتھا سفر ۲۰۰۰ء برائے عمرہ مقدر ہوا۔

(۵) حرمین شریفین کا پانچواں سفر ۲۰۰۸ء برائے عمرہ مقدر ہوا۔

(۶) حرمین شریفین کا چھٹا سفر ۲۰۰۹ء برائے عمرہ مقدر ہوا۔

(۷) حرمین شریفین کا ساتواں سفر ۲۰۱۰ء برائے عمرہ مقدر ہوا۔

(۸) حرمین شریفین کا آٹھواں سفر ۲۰۱۱ء برائے عمرہ مقدر ہوا۔

(۹) حرمین شریفین کا نواں سفر ۲۰۱۲ء برائے عمرہ مقدر ہوا۔

(۱۰) حرمین شریفین کا دسواں سفر ۲۰۱۳ء برائے عمرہ مقدر ہوا۔

(۱۱) حرمین شریفین کا گیارھواں سفر ۲۰۱۴ء برائے عمرہ مقدر ہوا۔

(۱۲) حرمین شریفین کا بارھواں سفر ۲۰۱۴ء برائے حج مقدر ہوا۔

(۱۳) حرمین شریفین کا تیرھواں سفر ۲۰۱۵ء برائے عمرہ مقدر ہوا۔

(۱۴) حرمین شریفین کا چودھواں سفر ۲۰۱۵ء برائے حج مقدر ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے ۲۰۱۴ء اور ۲۰۱۵ء میں دو دو سفر نصیب فرمائے۔

(۱۵) حرمین شریفین کا پندرھواں سفر ۲۰۱۶ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۱۶) حرمین شریفین کا سولہواں سفر ۲۰۱۶ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۱۷) حرمین شریفین کا سترھواں سفر ۲۰۱۶ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۱۸) حرمین شریفین کا اٹھارھواں سفر ۲۰۱۶ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۱۹) حرمین شریفین کا انیسواں سفر ۲۰۱۶ء برائے حج نصیب ہوا۔

(۲۰) حرمین شریفین کا بیسواں سفر ۲۰۱۶ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے والد گرامی کو رب جلیل نے ۲۰۱۶ء میں چھ سفر نصیب فرمائے۔ (اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ)

(۲۱) حرمین شریفین کا اکیسواں سفر ۲۰۱۷ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۲۲) حرمین شریفین کا بائیسواں سفر ۲۰۱۷ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۲۳) حرمین شریفین کا تئیسواں سفر ۲۰۱۷ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۲۴) حرمین شریفین کا چوبیسواں سفر ۲۰۱۷ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۲۵) حرمین شریفین کا پچیسواں سفر ۲۰۱۷ء برائے حج نصیب ہوا۔

(۲۶) حرمین شریفین کا چھبیسواں سفر ۲۰۱۷ءبرائے عمرہ نصیب ہوا۔
(۲۷) حرمین شریفین کا ستائیسواں سفر ۲۰۱۷ءبرائے عمرہ نصیب ہوا۔

۲۰۱۷ء میں بھی والد محترم پر رب ذوالجلال کا کرم ہوا، والد محترم کو سات (۷) سفر نصیب ہوئے۔

(۲۸) حرمین شریفین کا اٹھائیسواں سفر ۲۰۱۸ءبرائے عمرہ نصیب ہوا۔
(۲۹) حرمین شریفین کا انتیسواں سفر ۲۰۱۸ءبرائے عمرہ نصیب ہوا۔
(۳۰) حرمین شریفین کا تیسواں سفر ۲۰۱۸ءبرائے عمرہ نصیب ہوا۔
(۳۱) حرمین شریفین کا اکتیسواں سفر ۲۰۱۸ءبرائے حج نصیب ہوا۔
(۳۲) حرمین شریفین کا بتیسواں سفر ۲۰۱۸ءبرائے عمرہ نصیب ہوا۔
(۳۳) حرمین شریفین کا تینتیسواں سفر ۲۰۱۸ءبرائے عمرہ نصیب ہوا۔

۲۰۱۸ء میں رب کے فضل و کرم سے میرے والد گرامی کو چھ (۶) سفر نصیب ہوئے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، ان اسفار میں مزید اضافہ فرمائے۔

(۳۴) حرمین شریفین کا چونتیسواں سفر ۲۰۱۹ءبرائے عمرہ مقدر فرمایا۔
(۳۵) حرمین شریفین کا پینتیسواں سفر ۲۰۱۹ءبرائے عمرہ مقدر فرمایا۔
(۳۶) حرمین شریفین کا چھتیسواں سفر ۲۰۱۹ءبرائے عمرہ مقدر فرمایا۔
(۳۷) حرمین شریفین کا سینتیسواں سفر ۲۰۱۹ءبرائے عمرہ مقدر فرمایا۔
(۳۸) حرمین شریفین کا اڑتیسواں سفر ۲۰۱۹ءبرائے حج مقدر فرمایا۔
(۳۹) حرمین شریفین کا انتالیسواں سفر ۲۰۱۹ءبرائے عمرہ نصیب ہوا۔
(۴۰) حرمین شریفین کا چالیسواں سفر ۲۰۱۹ءبرائے عمرہ نصیب ہوا۔

خالق ارض و سماء نے ۲۰۱۹ء میں بھی سات (۷) سفر مقدر فرمائے۔ اللہ

تعالیٰ نظر بد سے بچائے، مزید اضافہ فرمائے۔

(۴۱) حرمین شریفین کا اکتالیسواں سفر ۲۰۲۰ءبرائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۴۲) حرمین شریفین کا بیالیسواں سفر ۲۰۲۰ءبرائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۴۳) حرمین شریفین کا تنتالیسواں سفر ۲۰۲۰ءبرائے عمرہ نصیب ہوا۔

اس سال کرونا کیوجہ حج معطل کر دیا گیا تھا۔

(۴۴) حرمین شریفین کا چوالیسواں سفر ۲۰۲۱ءبرائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۴۵) حرمین شریفین کاپنتالیسواں سفر ۲۰۲۲ءبرائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۴۶) حرمین شریفین کا چھیالیسواں سفر ۲۰۲۲ءبرائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۴۷) حرمین شریفین کا سنتالیسواں سفر ۲۰۲۲ءبرائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۴۸) حرمین شریفین کا اڑتالیسواں سفر ۲۰۲۲ءبرائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۴۹) حرمین شریفین کا انچاسواں سفر ۲۰۲۲ءبرائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۵۰) حرمین شریفین کا پچاسواں سفر ۲۰۲۲ءبرائے حج نصیب ہوا۔

(۵۱) حرمین شریفین کا اکاونواں سفر ۲۰۲۲ءبرائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۵۲) حرمین شریفین کا باونواں سفر ۲۰۲۲ءبرائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۵۳) حرمین شریفین کا ترپنواں سفر ۲۰۲۲ءبرائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۵۴) حرمین شریفین کا چونواں سفر ۲۰۲۲ءبرائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۵۵) حرمین شریفین کا پچپنواں سفر ۲۰۲۲ءبرائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۵۶) حرمین شریفین کا چھپنواں سفر ۲۰۲۲ءبرائے عمرہ نصیب ہوا۔

والد محترم کو ۲۰۲۲ءمیں اللہ تعالیٰ نے بارہ (۱۲) اسفار حرم کے نصیب فرمائے۔

(۵۷) حرمین شریفین کا ستاونواں سفر ۲۰۲۳ءبرائے عمرہ مقدر ہوا۔

(۵۸) حرمین شریفین کا اٹھاونواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۵۹) حرمین شریفین کا انسٹھواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۶۰) حرمین شریفین کا ساٹھواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۶۱) حرمین شریفین کا اکسٹھواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۶۲) حرمین شریفین کا باسٹھواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ مقدر رہوا۔

(۶۳) حرمین شریفین کا تریسٹھسواں سفر ۲۰۲۳ء برائے حج نصیب ہوا۔

(۶۴) حرمین شریفین کا چونسٹھسواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۶۵) حرمین شریفین کا پینسٹھواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۶۶) حرمین شریفین کا چھیاسٹھواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۶۷) حرمین شریفین کا ستاسٹھواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

سال ۲۰۲۳ء میں رب تعالیٰ کے فضل سے حرم شریف کے گیارہ اسفار نصیب ہوئے۔

(۶۸) ۳۰/۰۱/۲۰۲۴ء حرمین شریفین کا اڑسٹھواں سفر ۲۰۲۴ء برائے عمرہ مقدر رہوا۔

(۶۹) حرمین شریفین کا انہترواں سفر ۲۲/۳/۲۰۲۴ برائے عمرہ

(۷۰) حرمین شریفین کا سترواں سفر ۲۹/۳/۲۰۲۴ برائے عمرہ

(۷۱) حرمین شریفین کا اکہترواں سفر ۰۳/۷/۲۰۲۴ برائے عمرہ

(۷۲) حرمین شریفین کا بہترواں سفر ۰۸/۲/۲۰۲۵ برائے عمرہ

(۷۳) حرمین شریفین کا تہترواں سفر ۱۷/۳/۲۰۲۵ برائے عمرہ

(۷۴) حرمین شریفین کا چوہترواں سفر ۰۹/۴/۲۰۲۵ برائے عمرہ

(۷۵) حرمین شریفین کا پچھتر واں سفر ۰۹ / ۶ / ۲۰۲۵ برائے عمرہ

(۷۶) حرمین شریفین کا چھتر واں سفر ۰۸ / ۷ / ۲۰۲۵ برائے عمرہ

(۷۷) حرمین شریفین کا ستتر واں سفر ۰۳ / ۱۰ / ۲۰۲۵ برائے عمرہ

(۷۸) حرمین شریفین کا اٹھتر واں سفر ۱۹ / ۱۰ / ۲۰۲۵ برائے عمرہ

(۷۹) حرمین شریفین کا اناسی واں سفر ۲۷ / ۰۳ / ۲۰۲۶ برائے عمرہ

تالیفات و تصانیف:

والد محترم نے تدریس، تبلیغ، مناظرہ، اسفار کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی مدد سے تصنیفی میدان میں بھی خوب کام کیا ہے۔ بقول حضرت والد صاحب کے کہ درجہ خامسہ اور سادسہ میں شوق مناظرہ کے ساتھ ساتھ تصنیف کا ذوق بھی پیدا ہو گیا تھا۔ انہی دو سالوں میں دو رسالے تصنیف کیے۔

(۱) اعلیٰ حضرت کے کارنامے

(۲) الدلائل القوية في اثبات حياة النبويةﷺ

پھر اس کے بعد مسلسل تدریس، اسفار، تصانیف کا مشغلہ رہا جو کہ آج بوقت تحریر ۲۶ / ۱۲ / ۲۰۲۳ء تک جاری و ساری ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت و عافیت کے ساتھ تمام خیر کے کاموں کو موت تک کرتے رہنے کی توفیق، ہمت، جذبہ، شوق و ذوق نصیب فرمائے۔ (آمین)

حضرت والد محترم کی تصانیف کا تذکرہ مختصراً انداز میں نقل کر رہی ہوں تفصیلات والد صاحب کی آپ بیتی جلد اوّل، ثانی، ثالث، رابع اور جلد خامس زیر ترتیب میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

مطبوعہ تصانیف:

(۱) انوار السنن شرح الجامع السنن للترمذی [ناشر: زم زم پبلشرز کراچی]

(۲) بنیادی فقہی احکام [ترجمہ تسہیل الضروری: دو جلد] [ناشر: ادارۃ القرآن کراچی]

(۳) بستان الصالحین [عربی] [ناشر: مطبع البرکاتی: شارع ستین، مکۃ المکرمہ]

(۴) رسول اکرم ﷺ کے آنسو [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور، طیب پبلشرز لاہور، مکتبۃ الامۃ رحیم یار خان]

(۵) صالحینؒ کے آنسو [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور، طیب پبلشرز لاہور، مکتبۃ الامۃ رحیم یار خان]

(۶) رسول اکرم ﷺ کی مسکراہٹیں [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور، طیب پبلشرز لاہور، مکتبۃ الامۃ رحیم یار خان]

(۷) صحابہ کرامؓ کے آنسو [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور، طیب پبلشرز لاہور، مکتبۃ الامۃ رحیم یار خان]

(۸) اصلی زاد الداعي [عربی، اردو] [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور]

(۹) دس گناہگار عورتیں [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور]

(۱۰) گیارہ گناہگار جماعتیں [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور] [یہ کتاب فارسی ترجمہ کے ساتھ ایران سے بھی کئی بار طبع ہوئی۔]

(۱۱) تنبیہ المسلمین [ترجمہ] منبهات ابن حجر [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور

و مکتبۃ الامۃ، رحیم یار خان]

(۱۲) شادی کی پہلی دس راتیں [ناشر: ہند و پاک کے مکتبات]

(۱۳) متفقہ فیصلہ [ناشر: مرکز اہل سنت و دیگر]

(۱۴) محبت کا پہلا جھٹکا [ناشر: مکتبۃ الامۃ، رحیم یار خان]

(۱۵) خطبات صفدر ۲ جلد [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور، و دار الکتاب لاہور]

(۱۶) تباہی کے ستر راستے [ترجمہ] الکبائر للذہبی [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور]

(۱۷) سر تاج محدثین [ترجمہ] الخیرات الحسان لابن حجر مکی [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور و مکتبۃ الامۃ]

(۱۸) شان ابی حنیفہ رحمہ اللہ [ترجمہ] تبییض الصحیفہ للسیوطی [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور و مکتبۃ الامۃ]

(۱۹) امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ [ترجمہ] المواہب الشریفہ للشیخ بلند شھری [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور و مکتبۃ الامۃ]

(۲۰) جنت اور اسکے حسین مناظر [ترجمہ] صفۃ الجنّۃ لابی نعیم [ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان]

(۲۱) منتخب کنز العمال [ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان]

(۲۲) مسائل عشر [ناشر: مکتبۃ الحمیرا، رحیم یار خان]

(۲۳) صالحین کا انداز سخاوت [ترجمہ] الکرم و الجود وسخاء النفوس [ناشر: مکتبۃ الحمیرا، رحیم یار خان]

(۲۴) اعمال صالحہ پر کیا ملے گا؟ [ترجمہ] الترغیب فی فضائل الاعمال والثواب ذالک [ناشر: مکتبۃ الحمیرا، رحیم یار خان]

(۲۵) آپ بیتی جلد اوّل / ثانی [ناشر: مکتبۃ الحمیرا، رحیم یار خان]

(۲۶) فضائل کا نچوڑ [ترجمہ] لباب الحدیث للسیوطی [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور]

غیر مطبوع کمپوز شدہ:

(۱) دموع الصحابہ رضی اللہ عنہم [عربی]

(۲) دموع مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم [عربی]

(۳) تبسمات رسول صلی اللہ علیہ وسلم [عربی]

(۴) حکم المسح علی الجوربین [عربی]

(۵) ارائیں علماء کی دینی وسیاسی خدمات [جلدیں]

(۶) اعلیٰ حضرت کے کارنامے

(۷) الدلائل القویۃ فی اثبات حیاۃ النبویہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۸) بھوک کے فوائد [ترجمہ] الجوع لابن ابی الدنیا

(۹) جہنم کے ہولناک مناظر [ترجمہ] صفۃ النار لابن ابی الدنیا

(۱۰) بستان السلوک [ترجمہ] تحفۃ الملوک

(۱۱) بقیع میں مدفون صحابہ [ترجمہ] الاصابۃ

(۱۲) نور الایمان فی خلاصۃ القرآن

(۱۳) آپ بیتی جلد ۳، ۴

(۱۴) الاستعداد لیوم الحساب [عربی]

(۱۵) کلام خدا بزبان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم [ترجمہ] الاحادیث القدسیہ

(۱۶) تنویر الاِیمان فی دروس القرآن [۳ جلد، المعروف احکام القرآن]
(۱۷) انوار الاِیمان فی تفسیر القرآن [۲ جلد، پہلے دس پارے]
(۱۸) حسن اخلاق [ترجمہ] مکارم الاخلاق [۲ جلد]
(۱۹) نماز کا طریقہ قدم بقدم
(۲۰) فقہ الکمال [ترجمہ] کتاب الخصال
(۲۱) مختصر سیرت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
(۲۲) مختصر سیرت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
(۲۳) مختصر سیرت حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
(۲۴) مختصر سیرت حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ
(۲۵) مختصر سیرت حضرات شیخین ؓ
(۲۶) مختصر سیرت خلفاء راشدین ؓ
(۲۷) مختصر سیرت عشرۃ مبشرۃ
(۲۸) مختصر سیرت حضرت حسن بن علی
(۲۹) مختصر سیرت حضرت حسین بن علی ؓ
(۳۰) مختصر سیرت حسنین کریمین ؓ
(۳۱) مختصر سیرت حضرت معاویۃ بن ابی سفیان ؓ
(۳۲) مختصر سیرت حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ
(۳۳) مختصر سیرت حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
(۳۴) مختصر سیرت حضرت عبد اللہ بن عباس ؓ
(۳۵) مختصر سیرت عبد اللہ بن زبیر ؓ

(۳۶) مختصر سیرت امہاۃ المؤمنینؓ
(۳۷) مختصر سیرت بنات رسولؐ وانکی اولاد
(۳۸) مختصر سیرت صحابیاتؓ
(۳۹) مختصر سیرت انصار صحابہ [جلد اول / دوم]
(۴۰) مختصر سیرت مہاجرین صحابہ کرام [جلد اول / دوم]
(۴۱) مختصر سیرت اہل کتاب صحابہ کرام
(۴۲) مختصر سیرت فتح مکہ پر اسلام لانے والے صحابہ کرام
(۴۳) مختصر سیرت تاجدار مدینۃ [مکمل]
(۴۴) مختصر سیرت حبیب خدا [مکمل]
(۴۵) میرے اساتذہ اور انکی علمی و تصنیفی خدمات
(۴۶) ۹۵۰ حفاظ حدیث کا مختصر تذکرہ
(۴۷) اسلاف کا ذوق حج وعمرہ
(۴۸) اسلاف کا ذوق نکاح
(۴۹) اسلاف کا ذوق سخاوت
(۵۰) میرے رفقاء حرمین
(۵۱) ارض لاہور تا ارض بخارا
(۵۲) مصر و ترکی کا دلچسپ سفر نامہ

مسوّدات غیر کمپوز شدہ:

(۱) فتح الاسرار شرح معانی الآثار، للطحاویؒ

(۲) کاروان مدنی

(۳) تذکرہ علماء رحیم یار خان

(۴) فتاویٰ لدھیانوی

(۵) مرنے کے بعد کیا ہو گا؟[ترجمہ] البعث والنشور للبیہقی

(۶) خواتین اور ان کی ذمہ داریاں[ترجمہ] ادب النساء

(۷) اللہ پکارتا ہے، اے ایمان والو[ا جلد]

(۸) ثلاثیات تلامیذ امام ابو حنیفہ[عربی]

(۹) خواتین اسلام اور فرمان رسول[ترجمہ] الاربعین الأسوۃ

(۱۰) نبوی دن رات[ترجمہ] عمل الیوم واللّیلۃ لابن سنی

(۱۱) ثلاثیات امام اعظم ابو حنیفہ[عربی]

(۱۲) ثلاثیات امام مالک[عربی]

(۱۳) ثلاثیات امام محمد بن حسن[عربی]

(۱۴) چہل حدیث[ترجمہ] اربعین امام نووی و اسکی شرح

(۱۵) ظہور مہدی اور فرمان رسول

(۱۶) کشف المصابیح شرح مشکوۃ المصابیح[نامکمل]

(۱۷) فتاوی جامعۃ الحمیراء

(۱۸) غیر مقلدین کا اسلام[نامکمل]

(۱۹) عقائد اہلسنت[ترجمہ] قطر المغیث

(۲۰) مختصر سیرت شہداء بدر و شرکاء بدر

(۲۱) مختصر سیرت شہداء احد

(۲۲) مختصر سیرت شہداء عہد رسول ؐ
(۲۳) مختصر سیرت اھل بیت رسول [نامکمل]
(۲۴) مناقب حضرت ابو بکر صدیق ؓ
(۲۵) مناقب حضرت عمر بن خطاب [نامکمل]
(۲۶) مناقب حضرت عثمان [نامکمل]
(۲۷) مناقب حضرت علی [نامکمل]
(۲۸) خصوصیات علی بن ابی طالب [ترجمہ] مناقب علی للنسائی
(۲۹) فوائد اعمال [ترجمہ] فضائل اعمال
(۳۰) نبوی ذکر واذکار [ترجمہ] کتاب الاذکار للسیوطی
(۳۱) مقام صحابہ [ترجمہ] فضائل صحابہ للنسائی
(۳۲) مناقب حضرت امیر معاویہ
(۳۳) علماء رحیم یار خان کی تصنیفی خدمات
(۳۴) علماء دیوبند کی تصنیفی خدمات
(۳۵) علماء پنجاب کی تصنیفی خدمات
(۳۶) علماء دیوبند اور انکے سن وفات
(۳۷) امام ابو حنیفہ کا مقام اہل علم کی نظر میں
(۳۸) اول کون [ترجمہ] کتاب الآوائل
(۳۹) صحابہ کرام اور انکی مرویات کی تعداد
(۴۰) علماء دیوبند کے علمی میدان کے شہسوار
(۴۱) اسلاف کا ذوق جہاد [مکمل]

(۴۲) اسلاف کا ذوق ذکر اللہ [نامکمل]

(۴۳) اسلاف کا ذوق نماز [مکمل]

(۴۴) اسلاف کا ذوق علم [نامکمل]

(۴۵) اسلاف کا ذوق دعوت و تبلیغ [نامکمل]

(۴۶) دعاؤں کا سمندر [ترجمہ] کتاب الدعاء

(۴۷) علماء کرام سے میری خط و کتابت

(۴۸) ہم عصر علماء کا ایک دوسرے سے علم حاصل کرنا [مکمل]

(۴۹) صحیح صلوٰۃ الرسول [نامکمل]

(۵۰) آپ بیتی [جلد ۵]

(۵۱) ارائیں علماء کی دینی و سیاسی خدمات [جلد ۴]

(۵۲) نماز نبوی [نامکمل]

(۵۳) رکعات نماز

(۵۴) مرد و عورت کی نماز میں فرق

(۵۵) مناقب سیدہ عائشہ [ترجمہ] الاربعون فی فضائل الطاہرہ المصون

(۵۶) زیارات مزارات

(۵۷) عاشق حرمین

(۵۸) رحیم یار خان میں فضلائے دیوبند

دیگر علماء سے لکھوائی کتب:

والد محترم کی عادت میں سے ایک بہت عمدہ عادت یہ ہے کہ جس کارِ خیر میں خود

مشغول ہوتے ہیں اپنے دوستوں واحباب کو بھی ان کاموں کے کرنے کی ترغیب دیتے ہیں، مثلاً تبلیغ میں وقت لگانے کی، کثرت سے حج وعمرہ کرنے کی، تصنیف و تالیف کی، اجازت حدیث والد محترم کی ترغیب و تحریض سے جو کتب لکھی گئیں وہ یہ ہیں:

(۱) عطاء الباری شرح بخاری لمولانا محمد عطا المنعم مدظلہٗ (۲ جلد) [ادارہ تالیفات]

(۲) عطاء المنعم شرح مسلم لمولانا محمد عطا المنعم مدظلہٗ (۲ جلد) [ادارہ تالیفات]

(۳) صراط مستقیم کورس لمولانا محمد عطا المنعم مدظلہٗ [مکتبہ حمیراء و مکتبہ اُمۃ]

(۴) فقاہت ابی حنیفہ، لمولانا خدا بخش صاحب [مکتبہ حمیراء و مکتبہ اُمۃ]

(۵) چہل حدیث: حصہ اوّل، ثانی، ثالث لمولانا محمد عطا المنعم مدظلہٗ [مکتبہ حمیراء]

اجازات احادیث:

والد محترم حضرت مولانا عبد الغنی طارق لدھیانوی حفظہ اللہ کی اکابر کی زیارت اور ان سے اجازت حدیث لینے کا بہت شوق تھا اور ہے جس کا اندازہ ان کی آپ بیتی پڑھنے سے بخوبی ہو سکتا ہے۔ جس کے لیے وہ طویل سفر سے بھی گھبراتے نہیں ہیں۔

اساتذہ حدیث:

جن اکابر و مشائخ حدیث سے والد محترم صاحب مدظلہٗ نے کتب احادیث مستقل

اور باالاستیعاب پڑھیں پہلے ان کا ذکر پھر مجیزین کی فہرست نقل کروں گی:

(۱) محدث و مفسر حضرت مولانا محمد مالک کاندھلوی رحمہ اللہ بن محدث و مفسر حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ سے.........الجامع الصحیح (للامام البخاری رحمہ اللہ) اوّل وثانی مکمل پڑھی۔

(۲) خطیب و ادیب مفسر قرآن حضرت مولانا عبد الرحمٰن اشرفی رحمہ اللہ بن حضرت مولانا مفتی محمد حسن امر تسری رحمہ اللہ بانی جامعہ اشرفیہ سے ....الجامع الصحیح (للامام مسلم رحمہ اللہ) پڑھی۔

(۳) العالم الجلیل المحقق المحدث المفسر حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی البازی رحمہ اللہ سے......الجامع (للامام الترمذی رحمہ اللہ) کامل مکمل پڑھی۔

(۴) ہ الشمائل (للامام الترمذی رحمہ اللہ) مکمل ثالث الذکر سے پڑھی۔

(۵) السنن (للامام النسائی رحمہ اللہ)

(۶) السنن (لابن ماجہ رحمہ اللہ)

(۷) المؤطاء (للامام مالک رحمہ اللہ)

(۸) المؤطاء (للامام محمد بن حسن الشیبانی رحمہ اللہ)

مذکورہ چار کتب کے بعض الاجزاء، ابواب، روایات، ثالث الذکر شیخ سے سماعت کیے۔

(۹) عالم باعمل، صوفی باصفا، محدث، حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب رحمہ اللہ سے السنن (للامام ابی داؤد رحمہ اللہ) مکمل پڑھی۔

(۱۰) العالم الفطین، العلامۃ الفہامہ حضرت مولانا مفتی محمد عبید اللہ صاحب بن حضرت مولانا مفتی حسن امر تسری رحمہ اللہ (بانی جامعہ اشرفیہ) سے شرح

معانی الآثار (للامام الطحاوی المصری رحمہ اللہ) پڑھی۔

✲ ✲ ✲

فہرست اسماء المجیزین من علماء

پاکستان

(۱) الشیخ المحدث المفسر محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ [گوجرانوالہ]

(۲) الشیخ فضل الرحیم بن مفتی محمد حسن امر تسری رحمہ اللہ [لاہور]

(۳) الشیخ در محمد رحمہ اللہ [مخدوم عالی لودھراں]

(۴) الشیخ عبد الرزاق [شجاع آباد]

(۵) الشیخ خان محمد [جلال پور پیر والا]

(۶) الشیخ محب النبی [لاہور]

(۷) الشیخ سیف الرحمٰن المھند ثم المکی [لاہور]

(۸) الشیخ محمد عثمان کاندھلوی [لاہور]

(۹) الشیخ محمد طارق جمیل [تلمبہ]

(۱۰) الشیخ محمد نواز [حنفیہ قادریہ ، ملتان]

(۱۱) الشیخ محمد عابد [خیر المدارس ، ملتان]

(۱۲) الشیخ عبد الرؤف ہالیجوی [بنوری ٹاؤن، کراچی]

(۱۳) الشیخ شفیق الرحمٰن کشمیری [بنوری ٹاؤن، کراچی]

(۱۴) الشیخ اسعد زکریا [بنوری ٹاؤن، کراچی]

(۱۵) الشیخ محمد ادریس سومرو [کنڈیارو ، السند]

(۱۶) الشیخ عبد الباقی [کنڈیارو ، السند]
(۱۷) الشیخ عبد الرؤف ربانی [رحیم یار خان]
(۱۸) الشیخ محمد فاروق حیدری [رحیم یار خان]
(۱۹) الشیخ جان محمد راجپر [کلفٹن ، کراچی]
(۲۰) الشیخ صالح محمد [مفتاح العلوم ، حیدر آباد]
(۲۱) الشیخ عبد الرحمٰن زور جمالی [عمر کوٹ ، السند]
(۲۲) الشیخ جلال الدین جمالی [نواب شاہ ، السند]
(۲۳) الشیخ محمد سلیم اللہ خان [کراچی]
(۲۴) الشیخ مفتی اکبر علی الصوفی [کراچی]
(۲۵) الشیخ مطلع الانوار [چار سدہ ، پشاور]
(۲۶) الشیخ دکتور عبد الحلیم نعمانی چشتی [کراچی]
(۲۷) الشیخ علاء الدین [ڈیرہ اسماعیل خان]
(۲۸) الشیخ محمد مجاہد خان [نوشہرہ ، پشاور]
(۲۹) الشیخ دکتور خالد محمود [بریطانیہ]
(۳۰) الشیخ محمد نافع [جھنگ]
(۳۱) الشیخ خان محمد [کندیاں ، میانوالی]
(۳۲) الشیخ جاوید اقبال [یزمان ، بہاولپور]
(۳۳) الشیخ محمد ادریس انصاری [صادق آباد ، رحیم یار خان]
(۳۴) الشیخ محمد شریف اللہ [رحیم یار خان]
(۳۵) الشیخ خلیل اللہ بن محمد شریف اللہ [رحیم یار خان]

(۳۶) الشیخ دکتور فخر الدین الغلانی [رحیم یار خان]

(۳۷) الشیخ مفتی محمد تقی عثمانی [کراچی]

(۳۸) الشیخ محمد یاسین پسروری [پسرور]

(۳۹) الشیخ المقری اللہ داد [کراچی]

(۴۰) الشیخ عبد الوہاب [سکھر ، سندھ]

(۴۱) الشیخ مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی [خانپور، رحیم یار خان]

(۴۲) الشیخ مفتی رضاء الحق [جنوبی افریقہ]

(۴۳) الشیخ عبد الرحمٰن (المعروف تھا نہ بابا جی) [تخت بھائی مردان]

(۴۴) الشیخ سیّد سَیُد (المعروف شوڈاکو باباجی) [شیر پاؤ، چارسدہ]

(۴۵) الشیخ محمد معتمد باللہ (المعروف جان باباجی) [شیر پاؤ، چارسدہ]

(۴۶) الشیخ محمد ادریس [اکوڑہ خٹک ، سرحد]

(۴۷) الشیخ فضل محمود (شبقدر، نیومیتھرہ) [چارسدہ]

(۴۸) الشیخ عبد الحلیم (المعروف دیر باباجی) [اکوڑہ خٹک]

(۴۹) الشیخ محمد سعید ہاشمی افغانی ثم المدنی [مدینہ منورہ]

(۵۰) الشیخ مفتی شیر محمد علوی [لاہور]

(۵۱) الشیخ ندیم احمد القاسمی (فاضل دیوبند)[فیصل آباد]
(۵۲) الشیخ مفتی فضل احمد قادری [ملتان]
(۵۳) الشیخ مفتی محمد عمر فاروق [ملتان]
(۵۴) الشیخ مفتی غلام مصطفیٰ [اوکاڑہ]
(۵۵) الشیخ محمد احسان الحق [رائے ونڈ، لاہور]
(۵۶) الشیخ السید مفتی جاوید حسین شاہ [فیصل آباد]
(۵۷) الشیخ السید عبد الرشید رشیدی [اوکاڑہ، دیپالپور]
(۵۸) الشیخ منیر احمد جالندھری [ملتان]
(۵۹) الشیخ فضل الرحمٰن دھرم کوٹی [خانقاہ، بہاولپور]
(۶۰) الشیخ منظور احمد نعمانی [ظاہر پیر، رحیم یار خان]
(۶۱) الشیخ المقری محمود [خیر المدارس، ملتان]
(۶۲) الشیخ ظہور احمد علوی [اسلام آباد]
(۶۳) الشیخ حافظ عبد الرزاق [خانقاہ دامان با باجی، پشاور]
(۶۴) الشیخ معاذ الرحمٰن بن محمد آصف [رحیم یار خان]
(۶۵) الشیخ محمد عطاء المنعم [رحیم یار خان]
(۶۶) الشیخ عبد الرشید اویسی [رحیم یار خان]
(۶۷) الشیخ عبد الہادی [جتوئی]
(۶۸) الشیخ عبد القیوم نیازی (احیاء العلوم)[لاہور]
(۶۹) الشیخ مفتی محمد عبد اللہ بن مفتی عبد

الستار [ملتان]

(۷۰) الشیخ محمد عزت اللہ بن پیر محمد [مستونگ ، قلات]

(۷۱) الشیخ سیف اللہ [سرائے نورنگ]

(۷۲) الشیخ قاضی عبد الرشید [راولپنڈی]

(۷۳) الشیخ منیر احمد منور [باب العلوم کہروڑ پکا]

(۷۴) الشیخ مفتی سعید اللہ شاہ [پشاور]

(۷۵) الشیخ مفتی محمد قاسم بن الشیخ بجلی گھر [پشاور]

(۷۶) الشیخ المقری محمد حنیف جالندھری [ملتان]

(۷۷) الشیخ ظفر احمد (بنوری ٹاؤن) [کراچی]

(۷۸) الشیخ ہدایت اللہ کسّووال [ساہیوال]

(۷۹) الشیخ خدا بخش حقانی (چوک منڈا) [لیّہ]

(۸۰) الشیخ لطف اللہ حقانی [پشاور]

(۸۱) الشیخ ارشد الحسینی قاضی [اٹک]

(۸۲) الشیخ عبدالقادر السندی [خیر پوری]

(۸۳) الشیخ السید چراغ الدین شاہ [راولپنڈی]

(۸۴) الشیخ انوار الحق [حقانیہ ، اکوڑہ خٹک]

(۸۵) الشیخ ، المقری محمود احمد (خیر المدارس) [ملتان]

(۸۶) الشیخ عبید اللہ خضداری [خضدار ، بلوچستان]

(۸۷) الشیخ نور البشر نور الحق [کراچی]

(۸۸) الشیخ حبیب الرحمٰن بن روشن دین [رحیم یار خان]

(۸۹) الشیخ مفتی محمد حسن [جامعہ مدنیہ لاہور]

(۹۰) الشیخ محمد سہیل احسان [رحیم یار خان]

اسماء المجیزین من خارج الباکستان

(۱) الشیخ المقری محمد سالم بن المقری محمد طیب [دارالعلوم ،دیوبند،انڈیا]

(۲) الشیخ عزیز الحق [ڈھاکہ ، بنغلہ دیش]

(۳) الشیخ محمد عاشق الٰھی البرنی رحمہ اللہ[مدینة المنورہ]

(۴) الشیخ محمد امین سراج (تلمیذ علامہ زاہد الکوثری رحمہ اللہ) [ترکیا ، استنبول]

(۵) الشیخ محمد مکی حجازی [مدرس الحرم المکی]

(٦) الشیخ عبد القادر الکتانی[فاس ، المغرب مراکش]

(۷) الشیخ عبد الرحمٰن الکتانی (وکالتًا)[فاس المراکش ، المغرب]

(۸) الشیخ کلیم اللہ الصدیقی[ھند]

(۹) الشیخ عبد الرحمٰن الکوثر البرنی[بحرین]

(۱۰) الشیخ دکتور نظام بن محمد صالح یعقوبی[بحرین]

(۱۱) الشیخ دکتور عبد القیوم السندی[مکة المکرمہ]

(۱۲) الشیخ دکتور محمد اکرم الندوی الھندی[بریطانیہ]

(۱۳) الشیخ دکتور ماجد الشیجاوی الحسینی[عراق]

(۱۴) الشیخ مفتی ظھور احمد الحسینی[حضروثم البریطانی]

(۱۵) الشیخ علی بن حسن بن یحییٰ الشرفی الحازمی[مکة المکرمه]

(۱۶) الشیخ دکتور یوسف عبد الرحمٰن المرعشلی[بیروت ، لبنان]

(۱۷) الشیخ صفوان بن عدنان داؤدی (حدیث واحد) [السوری + مدینة المنوره]

(۱۸) الشیخ دکتور حمزة الکتانی[المغرب الفاس]

(۱۹) الشیخ زکریا احمد الطالب المکی[مکة المکرمه]

(۲۰) الشیخ محمد علی یمانی المکی[مکة المکرمه]

(۲۱) الشیخ دکتور محمد نعیم المدنی[مدینة المنوره]

(۲۲) الشیخ خالد ترکستانی[]

(۲۳) الشیخ دکتور حامد اکرم المدنی[مدینة المنوره]

(۲۴) الشیخ دکتور سعید عنایت اللہ[پاکستان ثم المکی]

(۲۵) الشیخ محمد ابراہیم الدیوله[هند]

(۲۶) الشیخ اسعد محمود المکی[مکة المکرمه]

(۲۷)الشیخ محمد شمیم قاسمی[هند]

(۲۸) الشیخ فضل الرحمٰن الهاشمي الافغانی[مدینة المنوره]

(۲۹) الشیخ امتیاز بن آدم الهندی[زمبیا، افریقه]

(۳۰) الشیخ عبد الغنی بروچی[هند]

(۳۱) الشیخ احمد محمود البناء(اجازه فی القراءة) [قاہره،

مصر]

(۳۲) الشیخ عماد القحطانی[]

(۳۳)الشیخ عبد الرزاق الکملائی البنغالی[بنغله دیش]

(۳۴)الشیخ الدکتور ابو حذیفه نریمان صابر الشوائی[]

(۳۵)الشیخ ولید بن ادریس المنیس[]

(۳۶) الشیخ احمد الحبشی []

(۳۷)الشیخ محمد الحبشی[]

(۳۸)الشیخ الدکتور حسام الدین بن سلیم (الحسنی الحمصی الکیلانی) [حمص ، سوریه]

(۳۹) الشیخ عبدالغفور المعمر السندی المکی[مکة المکرمه]

(۴۰) الشیخ السید محمد اصغر شاه[مدینة المنوره]

(۴۱) الشیخ محمد عمر زیاد تکلة (الشامی مقیم بریطانیه) [بریطانیه]

(۴۲) الشیخ مصطفیٰ قدیمی[یمن]

(۴۳)الشیخ ابو اللیث خیر آبادی الهندی[مالیزیا]

(۴۴)الشیخ سیف الدین[ترکیا]

(۴۵)الشیخ عمر حسن فلاته المدینی[مدینة /سعودیه]

(۴۶) الشیخ المقری فاروق احمد (مدرس حرم نبوی) [مدینه منوره]

(۴۷)الشیخ رحمت الله (جموں کشمیر)[انڈیا]

(۴۸)الشیخ مفتی محمد ساجد(سھارنپوری)[انڈیا]
(۴۹) الشیخ محمد قربان(سھارنپوری)[انڈیا]
(۵۰) الشیخ سیدثمامۃ حسن مظاہری (سھارنپور)[انڈیا]
(۵۱) الشیخ عبد اللہ التوم[]
(۵۲) الشیخ منصور بنوت[لبنان]
(۵۳)الشیخ الدکتور عبد الرحمٰن صالح دیب [الریاض، سعودیہ]
(۵۴)الشیخ عمر سعود الحدوش[]
(۵۵)الشیخ الدکتور عماد بن محمد بن نائف الحبابی القحطانی العراقی[عراق]
(۵۶) الشیخ عبد الحکیم الانیس[]
(۵۷)الشیخ عبد الرحمٰن بن محمد سعید سراج المھندس (اجازۃ المدّ) [مدینۃ المنورہ ، سعودیہ]
(۵۸)الشیخ محمد اسلم عن علی بن حسن بن مھدی بن سنان المغربی الیمانی [مکۃ المکرمہ ھھندی مسجد]
(۵۹) الشیخ عبد الوحید ملک[مدینۃ المنورہ]
(۶۰) الشیخ حامد حسن[مظفر نگر، انڈیا]

✵ ✵ ✵

اسماء المجیزات المشائخة

(۱) الشیخة سمیه عبد الغنی [رحیم یار خان]

(۲) الشیخة اسماء عبد الغنی [رحیم یار خان]

(۳) الشیخة لبیبه عبد الغنی [رحیم یار خان]

(۴) الشیخة حبیبه عبد الغنی [رحیم یار خان]

(۵) الشیخة رمثه عبد الغنی [رحیم یار خان]

(۶) الشیخة طاہرہ عبد الغنی [رحیم یار خان]

(۷) الشیخة عفیفه عبد الغنی [رحیم یار خان]

(۸) الشیخة حمیرا عبد الغنی [رحیم یار خان]

(۹) الشیخة زہرہ بنت معراج(زوجه صاحبه مترجم) [رحیم یار خان]

✲ ✲ ✲

اصلاحی تعلق:

(۱) والد محترم نے تعلیم کے بعد اپنی اصلاح کی خاطر تبلیغی جماعت سے تعلق قائم کیا، اس سلسلہ میں ۱۹۸۶ء، ۱۹۸۷ء میں اندرون ملک ایک سال لگایا۔ پھر مستقل رحیم یار خان تبلیغی مرکز سے وابستہ ہو گئے۔ اور اَب تک مسلسل اندرون وبیرون کے اسفار کرتے رہتے ہیں۔

(۲) والد محترم نے ہمارے دادا، اور پر دادا کے پیرومرشد حضرت خواجہ خواجگان مولانا خان محمد صاحب رحمہ اللہ (کندیاں، میانوالی) سے سلسلہ بیعت میں شریک ہوئے، حضرت کی وفات تک اصلاحی تعلق قائم رہا۔ حضرت کی وفات کے بعد تجدید بیعت حضرت مولانا میاں مسعود احمد دین پوری مدظلہٗ سے کی۔ حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری رحمہ اللہ سے بھی تعلق رہا۔

مشائخ مناظرہ:

علم مناظرہ اکابر مشائخ کی صحبت میں رہ کر حاصل کیا:

(۱) ردّ روافض کیلئے مناظر اسلام فاتح رافضیت حضرت مولانا محمد عبد الستار تونسوی صاحب رحمہ اللہ (تلمیذ حضرت مدنی رحمہ اللہ) سے حاصل کیا، اور زندگی بھر ان کے بیانات سے مستفید ہوتے رہے۔

(۲) مناظر اسلام وکیل احناف حجۃ اللہ فی الارض حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی صاحب رحمہ اللہ سے چار سال تک مسلسل استفادہ کیا، اور چار سال تک رحیم یار خان میں حضرت رحمہ اللہ کی میزبانی کا شرف بھی حاصل رہا، اور حضرت اوکاڑوی صاحب رحمہ اللہ نے والد محترم کی کتاب سرتاج محدثین پر ایک

طویل مقدمہ بھی لکھا تھا۔

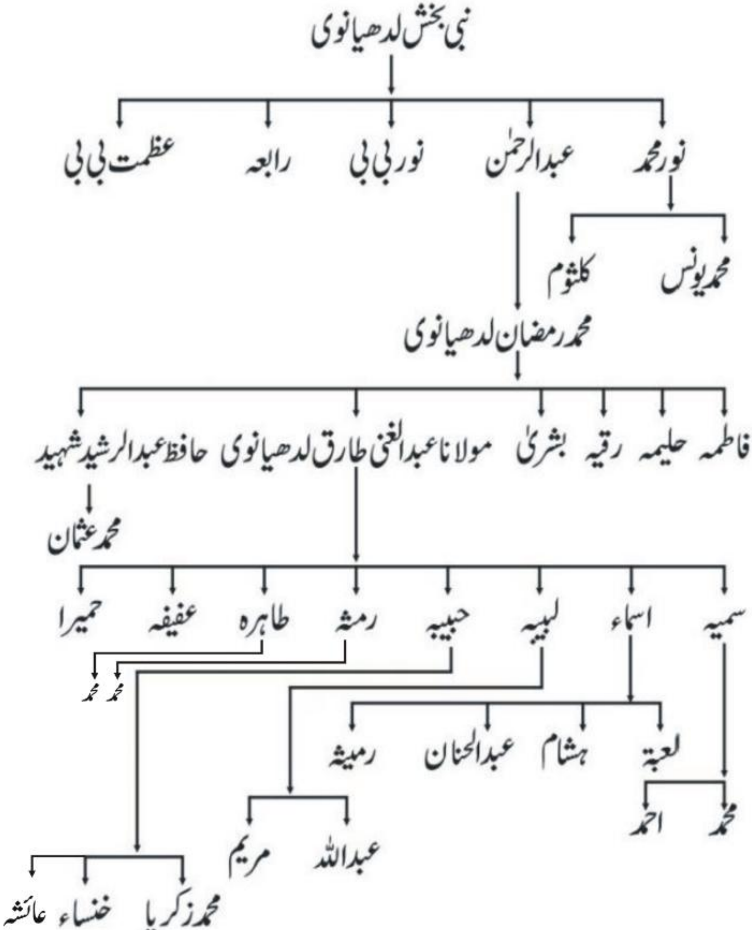
سیاسی تعلق:

والد محترم کے بتلانے کے مطابق تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ میں شرکت رہی، اور زمانہ طالب علمی میں جمعیت طلباء اسلام کے پلیٹ فارم سے کام کیا، شعبہ نشر و اشاعت کی ذمہ داری بھی رہی۔ اور پھر جمعیت علماء اسلام سے وابستگی اور دلی محبت رہی، رحیم یار خان مجلس عمومی کے رکن بھی رہے، لیکن والد صاحب مدظلہٗ کی زیادہ توجہ تبلیغی جماعت، تدریس، اور تصنیف کی طرف رہی۔

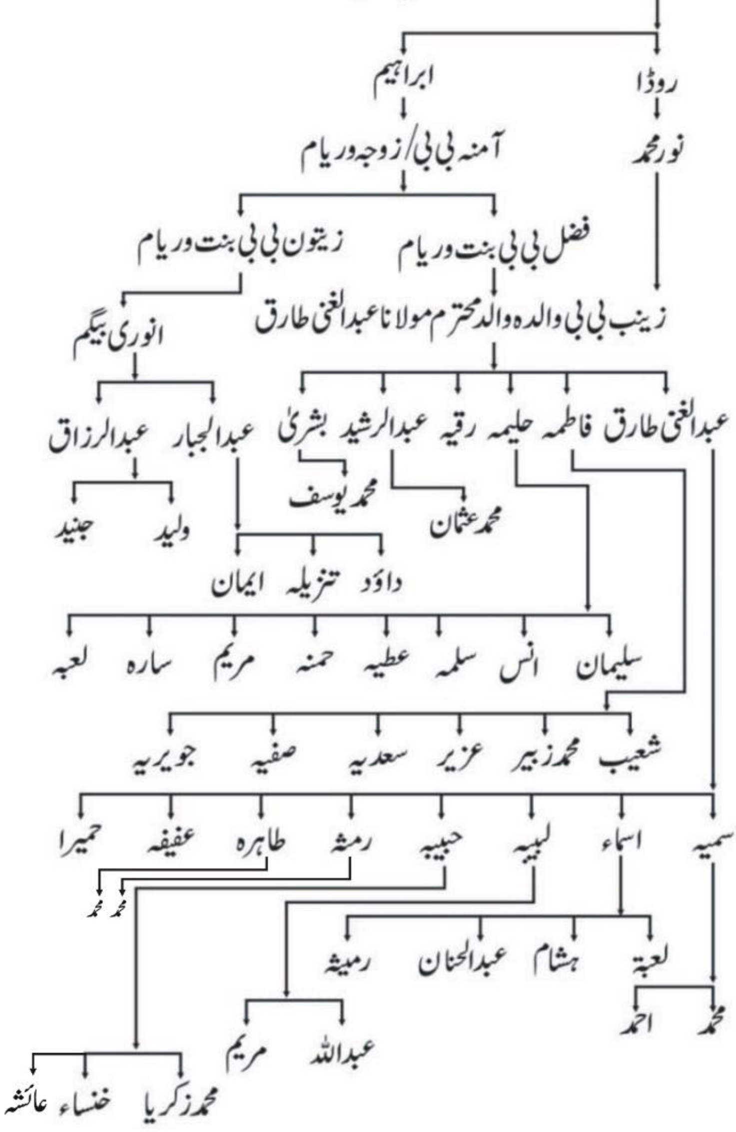
تکالیف و قید و بند:

بقول والد محترم کے ابتدائی احوال کمزور ہونے کیوجہ سے ہر ہفتہ صرف ایک روپیہ ملتا تھا، بعض مرتبہ ساہیوال کبھی لاہور سے سفر شروع کر کے رحیم یار خان تک کھانے کی نوبت نہ آتی تھی، بعض دفعہ ساہیوال سے رحیم یار خان تک کھڑے یا ریل گاڑی کے پائیدان پر بیٹھ کر سفر کی نوبت بھی آتی تھی۔ بعض علاقوں میں اہل محلہ نے مارا بھی، مسجد سے نکالا بھی، سامان بھی پھینک دیا، کتب چھین لیں، یمن کے سفر کے دوران پورے سترہ دن صنعاء جیل میں گزارنے پڑے۔

شجرہ طیبہ/اجداد



شجرہ طیبہ/جدّات



تعارف مؤلف

نام: مولانا ڈاکٹر عبد الغنی طارق لدھیانوی مدظلہ

ولادت: 18-10-1964

مقام ولادت: تلمبہ / میاں چنوں

تعلیم: جامعہ قادریہ رحیم یار خان، جامعہ مخزن العلوم خانپور، جامعہ رشیدیہ ساھیوال
تفسیر، نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

فراغت: جامعہ اشرفیہ لاہور

تدریس: جامعہ قادریہ / جامعہ خدیجۃ الکبریٰ، جامعہ حمیرا اللبنات

منصب: مدیر جامعہ حمیرا اللبنات، ورئیس مجلس تحقیقات علمیہ رحیم یار خان

اسفار: مصر، سوڈان، یمن، ابوظہبی، دبئی، ساؤتھ افریقہ، بوٹ سوانہ، بنگلہ دیش،
سری لنکا، ترکیا، ازبکستان، ، بحرین، قطر، کینیا

اسفار حرم: اللہ کے فضل وکرم سے حرمین شریفین کے بے شمار سفر

خلافت:
- حضرت خواجہ عین اللہ المظہری الافغانی القریشی
- حضر حافظ نور محمد ابن محمد یٰسین نقشبندی، انڈیا
- پیر طریقت حضرت مولانا افتخار احمد نقشبندی مجددی مدظلہ، انڈیا
- حضرت اقدس مولانا محمد یامین قاسمی مدظلہ، انڈیا
- حضرت اقدس مولانا ظریف احمد قاسمی ندوی مدنی مدظلہ، انڈیا

تصانیف: 120 تصانیف وتراجم، خلاصہ القرآن، انوار السنن،
آپ بیتی چہار جلد، بستان السلوک، اصابہ، منتخب کنز العمال
حکم المسح علی الجوربین، فقہی احکام، سیرت صحابہ وسیرت رسول اکرم ﷺ